REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3.

شمارہ ۲۷ و ۲۸

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ... پیسے

THE WEEKLY BADR QADI[AN]

۱۴۰۱ھ | ۵/۱۲ وفاء ۱۳۶۳ہش | ۵/۱۲ جولائی ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ وفاء (جولائی) - حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لنڈن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ :- "حضور ایدہُ اللہ الودود اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ" احبابِ کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان ودل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی وناصر ہو اور عظیم الشان کامیابیوں اور ظفرمندیوں کے جلو میں حضور کو بخیر وعافیت بہت جلد مرکز احمدیت ربوہ میں لائے۔ آمین۔

قادیان ۸ وفاء (جولائی) - محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۵/۶/۸۴ میں درج اطلاع کے مطابق آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ - مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔ الحمدللہ ؛

قادیان میں دُعائے ختم القرآن اور عیدالفطر کی پُرمسرّت تقاریب،

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور مسنون خُطبہ ارشاد فرمایا!

قادیان - یکم جولائی ۸۴ء - ماہ رمضان المبارک اپنی تمام تر رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ قلوب مومنین میں ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کرکے رخصت ہو گیا۔ مقامی طور پر گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی قرآنِ کریم کی تلاوت، اس کا ترجمہ اور وقت کی رعایت ... مختصر تفسیر کے ساتھ درس کا اہتمام نظارت دعوۃ وتبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے کیا گیا تھا۔ مگر افسوس کہ امسال بوجہ کرفیو چند روز درس کا اہتمام نہ ہو سکا۔ لہٰذا محترم حضرت ناظر اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق کچھ روز درس القرآن کا وقت صبح سوا آٹھ بجے تا پونے دس بجے اور شام بعد نماز عصر تا چھ بجے (دن میں دو اوقات) اور بقیہ ایام میں حسبِ سابق بعد نمازِ عصر سے چھ بجے تک مقرر کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ امسال مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ - مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ - مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ - مکرم مولوی ... صاحب ... مدرس مدرسہ احمدیہ - مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ - مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ - خاکسار جاوید اقبال اختر - مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے اپنے مقررہ حصّہ کا درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

دُعائے ختم القرآن

مورخہ ۲۹ جون کو درسِ قرآن کریم کا دَور مکمل ہوا۔ پہلے سے کئے گئے اعلان کے مطابق دُعائے ختم القرآن کے سلسلہ میں تمام احباب ومستورات مسجد اقصیٰ میں پہنچ گئے تھے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ماہِ رمضان کے دَوران بذریعہ خطوط وٹیلیگرام دُعا کی درخواست کرنے

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ؛

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

مجلس خُدّام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خُدّام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خُدّام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶-۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت رُوحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

صدر مجلس خُدّام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم وعبدالرؤف مالکان حمید ہارڈ ویئر اسٹورز۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

والوں اور مقامی مریضوں کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی ۔ اور ساتھ ہی سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی ، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور غیر معمولی تائید و نصرت عطا ہونے اور جماعتِ احمدیہ پاکستان پر آئے ہوئے موجودہ ابتلاء کے دُور ہونے ۔ سلسلہ احمدیہ کے بزرگان اور مبلغینِ کرام کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی ۔ بعدہٗ حاضرین سمیت لمبی اور پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی ۔

نمازِ عید الفطر

مقامی طور پر مورخہ ۳۰ جون کو ماہِ شوال کا چاند نظر آگیا جس سے ماحول عید کی خوشیوں سے معمور ہوگیا ۔ چنانچہ پہلے سے کئے گئے اعلان کے مطابق احباب نے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات نے مسجد مبارک اور دالان حضرت امّاں جان رضؓ میں نمازِ عید ادا کی ۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلےٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے عید کا دوگانہ پڑھایا ۔ ازاں بعد خُطبہ عید الفطر ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ انسان کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کی لامحدُود نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے اور اس یقین کے ساتھ کہ اس کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں ۔ اس کے احسانات کو یاد کیا جائے ۔ آپ نے فرمایا کہ عید الفطر کا دن مُسلمانوں کے لئے خوشی کا دن ہے ۔ اِس دن مُسلمان خدا تعالیٰ کے اُس عظیم احسان کو یاد کرکے کہ اُس نے مسلسل ایک ماہ کی ریاضت کی توفیق بخشی راضی برضائے الٰہی رہتے ہوئے خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں ۔ اور خُدا تعالےٰ کے حُکم کے مطابق خوش ہوتے ہیں ۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ پاکستان ان دنوں خدا تعالےٰ کی حکمت کے تحت ایک بہت بڑے ابتلاء میں سے گزر رہی ہے ۔ آپ کی طرح ان لوگوں کو آزادی حاصل نہیں ۔ آج کے دن اپنے اُن بھائیوں کو خصوصًا اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بہت جلد یہ ابتلا کے دن دُور فرمائے ۔ دورانِ خطاب آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کی غیر معمولی ترقیات کے لئے ابتلاؤں کی بھی خبر دی تھی ۔ اور یہ ابتلاء جماعت کے دِل میں مایوسی پیدا نہیں کرتے بلکہ تقویتِ ایمان اور اضافۂ ایمان کا باعث بنتے ہیں ۔

آخر میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضؓ کے صبر و استقلال اور ایثار و قُربانی پر مشتمل کچھ تاریخی واقعات پیش فرمائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی غیر معمولی تائید و نصرت کے لئے ۔ دُعا کی تحریک فرمائی ۔

خطبہ ثانیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے دُعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک رُوح پرور مکتوب پڑھ کر سُنایا ۔ (یہ مکتوب اخبار بدر کی اِسی اشاعت کے اِسی صفحہ پر دیا جارہا ہے)

بعدہٗ آپ نے لمبی اور پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی ۔ دُعا کے بعد تمام احباب نے ایک دُوسرے کو گلے مِل کر عید کی مبارکباد دی ۔ اِسی طرح سب دوستوں نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے بھی باری باری معانقہ کرکے عید کی مبارکباد دی ۔

اِمسال مضافاتِ قادیان سے آئے ہوئے ۴۲ کے قریب احمدی بھائی اور گزشتہ سالوں کی طرح مضافاتِ قادیان میں حصولِ معاش کی غرض سے آئے ہوئے یو۔پی اور بہار کے کم و بیش ایک ہزار مُسلمان بھائی نمازِ عید کی ادائیگی کے لئے قادیان تشریف لائے ۔ چنانچہ بعد ادائیگی نمازِ عید جُملہ مہمانانِ کرام کی احاطہ لنگر خانہ میں لنگر خانہ کی انتظامیہ کے ساتھ چالیس کے قریب انصار و خُدام نے تعاون کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے تواضع کی ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مبارک ارشاد ایک بار پھر پُورا ہُوا کہ ؏

فَیصْوتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

رمضان المبارک کے دَوران ہر دو مرکزی مساجد میں مکرم حافظ نواب احمد صاحب گنگوہی اور مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم نمازِ تراویح پڑھاتے رہے ۔

رمضان المبارک میں کرفیو کی وجہ سے بعد نمازِ فجر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق درس الحدیث کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا ۔ تاہم رمضان کے ابتدائی اور آخری ایام میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں حدیث شریف کا درس دینے کی سعادت حاصل کی ۔ فجزاہ اللہ خیراً ۔

تہنیتِ عید پر مشتمل

حضور ایدہُ اللہُ تعالیٰ کا روح پرور مکتوب

قادیان ۔ یکم وفا (جولائی) ـــــ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت لندن سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کے نام بیش قیمت دُعاؤں اور تہنیتِ عید پر مشتمل جو رُوح پرور مکتوب تحریر فرمایا اُسے آج محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خطبہ عید الفطر ارشاد فرمانے کے بعد تمام حاضرین کے سامنے پڑھ کر سُنایا ۔ افادہ قارئین کے لئے حضور پُرنور کے اس مکتوبِ گرامی کا مکمل متن درجِ ذیل کیا جاتا ہے ـــــ (ادارہ)

پیارے برادرم مکرم مرزا وسیم احمد صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

آپ کی ٹیلیگرام موصول ہوئی ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ آپ سبھی بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور درویش بھائیوں کو رحمتوں اور فضلوں کے سایہ تلے رکھے ۔ رمضان المبارک سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصِل کریں ۔

میری جانب سے تمام احبابِ جماعت کو بہت بہت عید مبارک ہو ۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔

والسّلام

(دستخط) مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

عید الفطر کے موقعہ پر قادیان میں سرکاری حُکام کی تشریف آوری
اور
احبابِ جماعت سے اظہارِ تہنیت !

قادیان ۔ یکم جولائی ۸۴ء ۔ آج محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی خصوصی دعوت پر عید الفطر کی خوشی میں شمولیت کی غرض سے متعدد سرکاری افسران محلہ احمدیہ میں تشریف لائے جن میں جناب جے ۔ ایس مینی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور ، فوج کے برگیڈیر جناب بوم صاحب اسی طرح دو میجر صاحبان نیز ڈسٹرکٹ پبلک ریلیشن آفیسر اور بی ایس ایف کے کمانڈنٹ صاحبان خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔ ان افسران نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور دیگر افرادِ جماعت کو عید سعید کی پُرخلوص مبارکباد پیش کی ۔ جس کی ٹیلیویژن والوں نے منظر کشی کی ۔ دار المسیح میں محترم صاحبزادہ صاحب کی طرف سے ان تمام معززین کی شایانِ شان خاطر و مدارات کی گئی نیز اُن کی خدمت میں سلسلہ کا تعارفی لٹریچر پیش کیا گیا ۔ اس موقعہ پر گفتگو کے دوران جناب ڈی سی صاحب گورداسپور اور جناب برگیڈیر صاحب نے بطورِ خاص موجودہ ہنگامی حالات میں افرادِ جماعت احمدیہ کی طرف سے امن اور قانون کو برقرار رکھنے میں مثالی تعاون پیش کرنے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس کی تنظیم کی بے حد تعریف کی ۔

اسی روز شام کو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کی بیگم مسز جے ۔ ایس مینی نے احاطہ نُصرت گرلز ہائی سکول میں منعقدہ ایک تقریب میں ریڈ کراس کی طرف سے ہماری ۲۰ بیس بیوگان کو سلائی مشینوں کا تحفہ دیا ۔ اس موقعہ پر بھی ٹی وی کے نمائندے موجود تھے ۔ عید الفطر کی پُرمسرت تقریب پر حسبِ سابق محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی طرف سے قادیان کی پولیس ۔ سی آئی ڈی ۔ ٹیلیفون ۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کے عملہ کو شیرینی پیش کی گئی ۔ اللہ تعالیٰ اس عیدِ سعید کو ہم سب کے لئے مبارک کرے اور جماعت کو اپنی بیش بہا نعمتوں سے نوازتا چلا جائے ۔ آمین ۔

خاکسار :- شریف احمد امینی
ناظر اُمورِ عامہ ۔ قادیان ۔

ولادت

مکرم طاہر احمد عارف صاحب مقیم نئی دہلی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۶ جون ۱۹۸۴ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ الحمد للہ ۔ نومولود مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان کا پوتا اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل ٹیچر و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا کرے اور نیک ۔ صالح و خادمِ دین بنائے ۔ نیز ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو ۔ آمین ۔

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں ۔ فجزاہ اللہ خیراً ۔

(ایڈیٹر بدر)

خطبہ جمعہ

دشمن ہمیں مارنے کے منصوبے بنا رہا ہے مگر نتائج بالکل الٹ ظاہر ہو رہے ہیں!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پہلے سے زیادہ قوت اور شان کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔!!

جس جماعت نے ہمیشہ ہر دکھ کو رحمتوں، فضلوں اور خوشیوں میں بدلتے دیکھا ہو اسے کون شکست دے سکتا ہے

لازماً جماعت احمدیہ جیتے گی اور خدا کے وہ عاجز بندے جیتیں گے جنہیں دنیا آج کمزور سمجھتی ہے۔!!

فرمودہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مورخہ یکم احسان ۱۳۶۳ ہش مطابق یکم جون ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے اور تمام دنیا میں اللہ سے محبت کرنے والے اور خدا کے دین کی خاطر اپنا سب کچھ پیش کرنے کی تمنا رکھنے والے اس مبارک مہینہ میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہر میدان میں زیادہ اخلاص کی روح کے ساتھ خدا کے حضور قربانیاں پیش کرنے کیلئے تیار ہیں۔

پاکستان میں جو دردناک حالات گزر رہے ہیں وہ دردناک حالات صرف احمدیوں پر ہی نہیں بلکہ غیر احمدی بھائیوں پر بھی ہیں کیونکہ کچھ ایسے بدقسمت لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیکیاں بھی تباہ کر دیں اور اپنے پیچھے چلنے والوں کی نیکیاں بھی تباہ کر دیں۔ اس لئے بڑے مظلوم ہیں وہ جن کے ساتھ اسلام کے نام پر یہ ظلم ہوا کہ ان کی نیکیوں کو ان کے راہنماؤں نے برباد کر کے رکھ دیا۔ اور اگر یہ عذر پیش کیا جائے کہ ہم نہیں جانتے ہمارے راہنماؤں نے جو کچھ کہا ہم ان کے پیچھے چلے تو قرآن کریم اس عذر کو رد فرما دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قیامت کے دن یہ عذر پیش کیا جائے گا اور میں

اس عذر کو رد کر دوں گا

کیونکہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کا بھی یہ قانون ہے کہ ہر فردِ بشر، ہر جان اپنے بارے میں خود ذمہ دار ہے۔ اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس ایک پہلو سے دیکھیں تو احمدیوں سے زیادہ پاکستان میں بسنے والے ہمارے غیر احمدی بھائی مظلوم ہیں کہ جن پر انہوں نے ظلم کیا جو ان کے اپنے کہلاتے تھے۔ جن کے ہاتھ میں انہوں نے اپنی امامت کی زمام دے رکھی تھی۔ جن کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلنے کا عہد کر بیٹھے تھے۔

آج وہاں دو قسم کے روزے رکھے جا رہے ہیں۔ ایک وہ روزے جو اذانوں سے محروم ہیں نہ سحری کے وقت ان بیقرار کانوں کو اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ نہ افطاری کے وقت اذان کی آواز دکھے ہوئے دلوں پر مرہم لگاتی ہے۔ آج وہاں کا احمدی اس قدر درد سے تڑپ رہا ہے کہ باہر کی دنیا والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

کچھ عرصہ ہوا میں نے پاکستان فون کیا۔ بڑی شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ لیکن گرمی کا دکھ ان کو اتنا نہیں تھا جتنا اس بات کا دکھ تھا کہ رمضان کی لذتیں ہمارے ہاتھوں سے چھیننے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر ان کے دل کو یہ تو تسلی ہے کہ آج اگر کسی جماعت کے دنیا میں روزے قبول ہو رہے ہیں، اگر اپنے کسی بندے پر خدا کی نظر پیار اور محبت کے ساتھ پڑ رہی ہے تو یہ وہ لوگ ہیں۔ اور ایسے لاکھوں کروڑوں ہوں گے جو شریک جرم ہونے کی وجہ سے اپنی نیکیوں کے پھل سے محروم ہو بیٹھے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے روزے، اور ان کو ان روزوں سے ڈراتے ہیں جو ان کے لئے محض مشقت اور دکھ اور مصیبت کا سبب بنتے ہیں اور نیتوں کے بگاڑ کے باعث ان میں ثواب کا کوئی پہلو باقی نہیں رہتا۔ ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں بیسیوں دفعہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا روزہ رکھنے والوں کو متنبہ فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ دیکھو! اپنے روزوں کی روح کی حفاظت کرو۔ اللہ تمہاری ظاہری مشقت سے خوش نہیں ہوگا۔ اگر تمہاری نیتیں صاف اور پاک نہ ہوئیں اگر خالصۃً لِلّٰہ تم نے روزے نہ رکھے۔ اگر روزوں کے ایام میں تم نے بدخیالات اور بداعمال سے اجتناب نہ کیا تو تمہارے روزے کی ساری مشقتیں بے کار جائیں گی تمہارے جسم کو دکھ تو دیں گی لیکن تمہاری روح کے لئے کوئی تسکین کا سامان پیدا نہیں کر سکیں گی۔ تو بظاہر اس وقت جماعت احمدیہ کی حالت دردناک ہے اور بڑے کرب کے ساتھ جماعت پاکستان میں تڑپ رہی ہے اور اس کرب کے نتیجہ میں باہر کی جماعت بھی اسی طرح بیقرار ہے، اور دکھ سے بے حال ہوئی جاتی ہے۔ لیکن اگر امرِ واقعہ دیکھا جائے تو

سب سے زیادہ دردناک حالت

ان کی ہے جو آج شادیانے بجا رہے ہیں۔ ان کی ساری محنتیں، ان کی ساری مشقتیں بے کار گئیں اور ان کی سزا ابھی باقی ہے۔ یہ جو دور ہے سزا کا دور نہیں ہے۔ یہ طبعی نتیجہ ہے۔ لیکن سزا کا دور ابھی ان کے لئے باقی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سزا میں ڈھیل تو کر دیتا ہے لیکن خدا کے ہاں اندھیر بہرحال نہیں ہے۔

"کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر ہے"
(ایام الصلح)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس نمبر ۱ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن

کا قانون لازماً چلتا ہے۔ اس لئے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو کسی قوم کو اُس وقت بچا سکے جب خدا اُس کی پکڑ کا ارادہ کرلے۔ پس اس پہلو سے دیکھتے ہوئے ہمیں اپنی قوم کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اُن میں ایک بڑی تعداد ایسی پیدا ہو رہی ہے جن کے اندر شرافت اور انسانیت جاگ رہی ہے۔ جن کے اندر اسلام کی نیکی کی رُوح کروٹیں بدل کے بیدار ہو رہی ہے۔ اور بعض اپنے عمل سے اور بعض اپنی زبان سے بھی شدت کے ساتھ ان مذہبی راہنماؤں سے سخت بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے نام پر اسلام پر ظلم کیا ہے۔ تو یہ بہت نیک آثار ہیں۔ بہت ہی

اچھا ہوا ہے یہ چیلی ہے

اور اس کے عقب میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لازماً بڑی بڑی خوشخبریاں آنے والی ہیں۔ تو ان لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں میں یاد رکھیں اور یہ دُعا کریں کہ ساری قوم پر یہ جذبہ غالب آجائے اور ان کی نیکیاں اُن کی بدیوں کو دبا جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں دُشمن کے لئے بھی دُعا سے باز نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

”میرا تو یہ مذہب ہے کہ دُعا میں دُشمن کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دُعا کرنے والے کو ہوگا۔ اور جس قدر دُعا میں بخل کرے گا اُسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دُور ہوتا چلا جائے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اُس کا ایمان کمزور ہے۔“ (الحکم جلد ۴ نمبر ۲۵)

پس دُعا میں دُشمن کو یاد رکھنا بھی ایک سنتِ ابرار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارہا دُشمنوں کے لئے دُعائیں کیں۔ پس وہ جو دوست بن رہا ہو، وہ دوست جس کے دل میں اللہ تعالیٰ پیار کی ایک ہوا چلا رہا ہو اور رفتہ رفتہ اُس کی کیفیت بدل رہی ہو جس طرح موسم اچھے موسم میں بدلتا ہے تو شروع میں ہوا کے ہراول دستے آتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا ٹھنڈ کا پیغام لاتے ہیں پھر اس کے پیچھے بھرپور برساتی یا بہار کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں خدا کے فضل کے ساتھ ویسے ہی آثار مجھے پاکستان میں نظر آرہے ہیں اور دُشمنوں کے دلوں کو بھی اللہ تعالیٰ بدلتا چلا جا رہا ہے۔ حیرت انگیز واقعات سامنے آرہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ جب اُنہوں نے بیعت کی تو اُن کے والدین نے اُن کو گھروں سے نکال دیا۔ اُن کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور شدید اذیتیں دیں۔ لیکن اب جب یہ آرڈیننس جاری ہوا ہے تو انہیں والدین کی طرف سے اطلاع ملی کہ جب ہم دوبارہ گھر گئے تو ہمارے والدین ہم سے گلے لگ لگ کر پھوٹ پھوٹ کے روئے کہ کیا اندھیر ہوگیا ہے اور انہوں نے اعلان کیا کہ اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ

تم لازماً سچے ہو

کیونکہ سچوں کے سوا کسی قوم سے یہ سلوک نہیں ہُوا کرتا۔ ایسی حیرت انگیز تبدیلی قلوب میں پیدا ہو رہی ہے کہ وہ لوگ جو پہلے احرار کا ایندھن بنا کرتے تھے یعنی عوام الناس، گلیوں میں پھرنے والے، ریڑھوں والے، غریب مزدور اور رکشا چلانے والے اب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے علماء کو چھوڑ چھوڑ کر جماعت کے حق میں غیر معمولی طور پر جرأت کے مظاہرے کرنے لگے ہیں۔

ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ بعض غیر احمدی نوجوانوں نے احمدیت کی ایسی جرأت کے ساتھ تائید کی اور خصوصاً اس مظلومیت کے بارہ میں کہ اُن کی اُن کے بعض دوستوں سے لڑائیاں ہوگئیں اور لوگوں کو بیچ میں پڑ کر بمشکل چھڑانا پڑا۔

چند دن ہوئے ربوہ کے ایک دوست فیصل آباد گئے۔ جس رکشہ میں بیٹھے اُس رکشے والے کو محسوس ہُوا کہ یہ احمدی ہے۔ اُس نے پوچھا کہ کیا آپ احمدی ہیں اُس نے کہا ہاں میں احمدی ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ روتے روتے اُس سے رکشا چلانا مشکل ہوگیا۔ اُس نے کہا، پتہ نہیں آپ کو کتنی تکلیف ہے۔ لیکن جو آپ کے ساتھ ظلم ہُوا ہے وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ رکشے سے اُتر کر انہوں نے بہت کوشش کی لیکن وہ پیسے نہیں لیتا تھا۔ آخر بڑی منت کر کے اور اس کو محبت اور پیار سے سمجھا کے زبردستی اس کو پیسے دیئے۔ یہ قدرت کی جو ہوائیں چل رہی ہیں

کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے

کسی انسان کے ہاتھ کا کھیل نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ صبر ہے جو جماعت دکھا رہی ہے۔ اور صبر سے بڑی قوت دنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔ صبر کی قوت حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ اور صبر ہی ہے جو مقبول دُعاؤں میں ڈھلتا ہے۔ پس اس صبر کو بھی زندہ رکھیں اور ان دُعاؤں کو بھی زندہ رکھیں اور جہاں تک بس ہو دُشمن کے لئے بھی دُعا کریں اور جن دُشمنوں سے بڑی کثرت کے ساتھ محبت کے قطرات ظاہر ہو رہے ہیں، ان دُشمنی کے بادلوں سے وہ قطرات آپ کے اوپر برسنے لگے ہیں اُن کے حق میں دُعائیں اور بھی تیز کر دیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا اسلام ایک متوازن مذہب ہے۔ کوئی جذباتی مذہب نہیں ہے جو یکطرفہ رُخ اختیار کرے اور پھر اُسی سمت چلتا ہی چلا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے توازن سیکھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو شدید دُشمنوں کے لئے بھی دُعا کرنے والے تھے خصوصاً وہ جو جہالت سے ظلم کرتے تھے۔ آپ کے متعلق آتا ہے کہ جب بدن زخمی تھا، لہو لہان تھا۔ اپنے ہی خون سے آپ کے موزے اور جوتے اس طرح بھر گئے تھے کہ چلا نہیں جاتا تھا۔ اپنے خون کی پھسلن بن گئی تھی، اُس وقت بھی آپ نے اُن کے لئے دُعا کی۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ یہ لوگ جاہل ہیں اور ان کو علم نہیں ہے کہ یہ کیا کر رہے ہیں اور کس کے ساتھ کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ائمۃ الکفر کے خلاف، ائمۃ التکفیر کے خلاف آپ نے بد دُعا بھی کی ہے۔ اور ایک مرتبہ نہیں

کئی مرتبہ بد دُعا کی ہے

کیونکہ بعض دفعہ انسان کی فطرتِ صحیحہ یہ بتا دیتی ہے کہ بعض لوگ اپنے ظلم اور سفاکی میں ایسا بڑھ چکے ہیں اور تکفیر کے امام بن گئے ہیں۔ اُن کے مقدر میں ہدایت ہو ہی نہیں سکتی۔ ایسے موقعے پر چوٹی کے بعض لوگ جو اس ظلم اور سفاکی کے رہنما ہوں اور لیڈر ہوں اور اپنی شرارت میں پیچھے ہٹنے کی بجائے دن بدن آگے بڑھتے چلے جا رہے ہوں اُن کے لئے بد دُعا سُنتِ نبوی ہے۔ اس لئے میں نے جب بد دُعا کی اجازت دی تو کوئی اپنی طرف سے نعوذ باللہ من ذالک سُنت سے گریز نہیں کیا بلکہ سُنتِ نبویؐ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی بات کہی۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی بخاری میں روایت ہے کہ:-

جنگِ بدر کے وقت بعض ائمۃ التکفیر کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نام لے لے کر بد دُعائیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ اُن کی لاشیں کہاں کہاں پڑی ہوں گی۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ بعینہٖ وہاں ہی اُن کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں کہ دھوپ نے اُن کو متغیر کر دیا تھا۔ اور وہ عبرت کا نشان بنے ہوئے تھے۔ اس لئے سُنتِ نبویؐ کے مطابق وہ لوگ جو آنکھیں کھول کر، شرارت اور فساد کی نیت سے اور نہایت ظالمانہ بے باکی کے ساتھ دن بدن مظالم میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں، اُن کے خلاف بد دُعا بھی مومن کی تقدیر کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے

اس رمضان سے پُورا فائدہ اُٹھائیں

اپنی دُعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں اور خدا کی نظر میں جو ائمۃ التکفیر ہیں اُن کے لئے بد دُعا کو بھی انتہا تک پہنچا دیں۔ تاکہ ایک طرف اللہ کے نیک دل اور پاک بندوں پر بے انتہا فضل نازل ہوں اور ایک طرف وہ جو دُنیا کو بے راہ روی کی تعلیم دیتے ہیں اُن کی گمراہی میں ممد بنتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ دُنیا کے لئے ایسا عبرت کا نمونہ بنائے کہ اُن کو دیکھ کر ہدایتیں جاری ہوں۔

یہ تو عام کیفیت ہے جو اس وقت ہر احمدی کے دل میں موجود ہے اور اسی کیفیت کو میں اُبھار رہا ہوں اور نمایاں کر رہا ہوں۔ لیکن ایک بات کا میں یقین دلاتا ہوں کہ ان سارے امور کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنی دُعائیں کر گئے ہیں کہ وہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ہم دُعائیں کریں گے اور شاید ہمارے دماغ میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ہماری دُعاؤں کے زور سے ہی سب کچھ ہو رہا ہے۔ یہ ویسی ہی بات ہوگی جیسے باپ بچے کو کوئی وزن اُٹھانے کے لئے کہہ دے۔ اور کہے کہ اُٹھاؤ اور ایک طرف سے خود اس کو پکڑ لے اور بچہ سمجھے کہ میں اُٹھا رہا ہوں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ دفعہ یہ

عظیم الشان واقعات

دنیا میں گزر گئے ہیں۔ سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں معجزے دکھا رہی تھیں لیکن وہ معجزے صحابہؓ کے ہاتھوں سے سرزد ہو رہے تھے۔ اس لئے وہ جو عارف باللہ نہیں ہے اُس کو یہ نظر آ رہا تھا کہ صحابہؓ کے ہاتھ یہ کام دکھا رہے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ اور نظر آیا۔ آپؑ نے فرمایا :-

"جانتے ہو وہ جو عرب کے بیابانوں میں ماجرا گزرا وہ کیا تھا" اور اس کے بعد فرماتے ہیں " وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں "۔

اِس دَور میں بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ایک فانی فی اللہ عطا کیا گیا ہے اور آپ نے اپنے وقت کے لئے اور آنے والے وقت کے لئے جماعت کے لئے اس کثرت کے ساتھ دعائیں کی ہیں اور اس طرح گریہ وزاری کے ساتھ خدا کے حضور کرتے رہے ہیں، وہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ اس لئے وہ دعائیں ہیں جو کام کریں گی۔ اور ان دعاؤں کے ساتھ جب ہماری دعاؤں کی ہوا بھی چلے گی

جب ہماری آہیں بھی شامل ہو جائیں گی

جب ہماری حقیر کوششیں بھی مل جائیں گی تو محسوس تو یہ ہوگا کہ عظیم الشان نتائج خدا ہمارے ہاتھوں دکھا رہا ہے لیکن بھولنا نہیں کہ ہمارے امام اور ہمارے آقا کی گریہ وزاری ہے جو آج بھی ہمارے کام آ رہی ہے۔ آج بھی ہمارے اُوپر چھتری بن گئی ہے۔ آج بھی ہمارے اُوپر فضلوں کا سایہ بنی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی دعا کا ذکر کر کے فرماتے ہیں ؎

ز آہِ زمرۂ ابدال بایدت ترسید
علی الخصوص اگر آہِ میرزا باشد

کہ خبردار اے دشمن! زمرۂ ابدال کی آہوں سے تمہارے لئے خوف لازم ہے۔ علی الخصوص اگر وہ میرزا کی دعا ہو جائے۔ اُس سے تمہیں ڈرنا چاہیئے۔

کتنا عظیم الشان کلام ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا بندہ جانتا نہ ہو کہ خدا ازلاً، ہمیشہ، ہر آن میرے ساتھ ہے اُس وقت تک یہ کلام منہ سے نہیں نکل سکتا۔ فرماتے ہیں کہ ابدال کی بددعاؤں سے ہر انسان کو ڈرنا چاہیئے۔ لیکن ابدال میں سے بھی میں یعنی میرزا جس کا خدا سے ایسا پیار کا تعلق ہو اُس کی بددعا کو تم کس طرح نظر انداز کر سکتے ہو۔ اِس لئے احمدیت کے دوستوں کے حق میں، بالعموم انسان کے حق میں، بالعموم اُن دشمنوں کے حق میں جو دوسرے درجے کے دشمن کہلاتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت دعائیں کر گئے ہیں۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بددعا کر گئے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اگر کچھ کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ حیرت انگیز کام دکھائے گا۔

یہ تو خبریں ہیں کچھ حال کی، کچھ مستقبل کی۔ یہ مضمون ہے کہ حال کا غم کس طرح خوشیوں میں تبدیل ہوگا؟ یہ مضمون ہے لیکن

حال کا غم حال کی خوشیوں میں بھی تو بدل رہا ہے

اس کی طرف بھی تو توجہ کرنی چاہیئے تاکہ دل حمد اور شکر سے لبریز ہو جائیں۔

جماعتِ احمدیہ پر جب بھی مصیبت آئی ہے، جتنی بڑی مصیبت آئی ہے اُتنا ہی زیادہ جماعت نے ہمیشہ اخلاص اور وفا کا نمونہ دکھایا ہے۔ حیرت انگیز جماعت ہے۔ اس کی کوئی نظیر دُنیا میں نہیں ہے۔ دُنیا کی کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس پر ایسے خطرناک ابتلا آئیں اور وہ اپنی وفا، ایثار اور قربانی میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جائیں۔ پس پاکستان میں بھی جماعت کا یہی حال ہے اور اخلاص میں حیرت انگیز اضافے ہو رہے ہیں۔ جو خطوط آتے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جو بعض دفعہ مسجد کی زیارت سے بھی محروم رہتے تھے وہ تہجدوں میں اُٹھ کر گریہ وزاری کرتے ہیں۔ اور اس کثرت سے دعاؤں کے خط آتے ہیں کہ ہمارے لئے دُعا کریں کہ اللہ ہمیں شہادت نصیب کرے اور گزشتہ کچھ عرصہ سے خاندانِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچوں کی طرف سے بھی بڑے دردناک خط آ رہے ہیں کہ یہ دُعا کریں اور ہمیں اپنا وعدہ دیں کہ جب آپ نے جان کی قربانی کا مطالبہ کیا تو پہلے ہمیں موقع دیں گے۔ دُوسروں کو بعد میں دیں گے۔

کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا یہ بھی حق ہے کہ

وہ قربانی کے ہر میدان میں آگے آئے

چنانچہ ذہنی طور پر میں تیار رہوں۔ اور میں نے بعض عہد کر لئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوجوان بچوں کا اخلاص ضائع نہیں جائے گا

لیکن پاکستان کی ساری جماعت کا یہ حال ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو حیران ہیں کہ ایسا معجزہ ہم نے سوچا بھی نہیں تھا کہ کبھی زندگی میں ظاہر ہوگا۔ وہ لوگ جن کو ہم نہایت ردّی سمجھتے تھے اس قدر جوش اور محبت اور اخلاص کے ساتھ جان دینے کے لئے تڑپ رہے ہیں کہ صرف ایک اشارے کی ضرورت ہے۔ یہ جماعت کوئی مٹنے والی جماعت تو نہیں۔ کون دُنیا کی طاقت ہے جو ایسی جماعت کو مٹا سکے جو ہر ظلم کے وقت زیادہ روشن ہوتی چلی جائے۔ ہر اندھیرے میں اس کو خدا کی طرف سے نیا نور عطا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باہر کی جماعتوں میں بھی یہی اخلاص، یہی جذبہ ہے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے مالی قربانی کی تحریک اس لئے کی تھی کہ یورپ میں سردست دو مراکز بنانے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ سلسلہ کے کام بہت تیزی سے پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہ چھوٹا سا رقبہ جو کسی زمانے میں بہت بڑی جگہ نظر آیا کرتی تھی۔ یہ تو بالکل ناکافی ہو چکا ہے۔ لندن کی جماعت کے لئے بھی ناکافی ہو چکا ہے کجا یہ کہ انگلستان یا یورپ کے ایک حصے کا مرکز بنے۔ اور پھر جو تبلیغ کے عظیم الشان نئے منصوبے بن رہے ہیں اُن کے لحاظ سے تو بہت بڑے بڑے کام ہونے والے ہیں۔ بہت بڑے بڑے دفاتر کی ضرورت ہے۔ مشینوں کی ضرورت ہے۔ کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے لازماً ہمیں سردست دو مرکز وسیع پیمانے پر ضرور یورپ میں بنانے پڑیں گے۔ ایک انگلستان میں اور ایک جرمنی میں۔ پھر آہستہ آہستہ اور مراکز بن جائیں گے۔ اور ایک ایک ملک میں ایک مرکز ہو جائے گا۔

اِس تحریک کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے اب تک اگرچہ بہت سے احباب کے وعدے آنے والے ہیں لیکن جو سردست وعدے آئے ہیں۔ انگلستان کے وعدے ایک لاکھ اکانوے ہزار سات سو باون پونڈ کے وصول ہو چکے ہیں اور مغربی جرمنی کی طرف سے چھیاسی ہزار پانچسو بیاسی پاؤنڈ کے وعدے آ چکے ہیں۔ اسی طرح امریکہ کی طرف سے ایک لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو پینتالیس پاؤنڈ کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ اور کل وعدے اب تک چار لاکھ اُنیس ہزار ایک سو سینتالیس پاؤنڈ کے بنتے ہیں۔ جن میں سے پینتالیس ہزار پاؤنڈ سے کچھ اُوپر یا چھیالیس کے قریب تو نقد وصول ہو گئے ہیں اور بعض دوستوں نے مثلاً انگلستان کے ہمارے ایک بڑے مخلص دوست ہیں انہوں نے پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کیا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں جون میں ادا کر دوں گا۔ وہ آج کل بیمار ہیں، اُن کے لئے دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اور اسی طرح امریکہ سے ایک نوجوان ڈاکٹر نے باوجود اس کے کہ امریکہ کو براہِ راست مخاطب نہیں کیا گیا تھا، پچاس ہزار ڈالر کا وعدہ کیا ہے۔ جو عنقریب بھجوا دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ وعدے تو عموماً موٹی موٹی رقموں کے ہیں۔ لیکن جماعت کے دونوں کنارے اللہ تعالیٰ نے قربانی اور اخلاص کے ساتھ مزین کر رکھے ہیں۔ ایک طرف ایسے ایسے مخلص افراد ہیں جو لکھو کھہا کے وعدے کر رہے ہیں۔ اور دُوسری طرف ایسے غرباء ہیں جن کے پاس سو پاؤنڈ جمع تھے یا دوسو پاؤنڈ جمع تھے، کسی ضرورت کے لئے رکھے ہوئے تھے، بلا تردد انہوں نے وہ پیش کر دیئے۔ اور پھر مستورات کا

وہ نظارہ نظر آ رہا ہے

جو تحریک جدید کے آغاز پر میں اپنے گھر میں دیکھا کرتا تھا۔ عورتیں، بچیاں، کسی نے چوڑی پکڑی ہوئی، کسی نے کڑا پکڑا ہوا، کسی نے بُندے، اور بڑے عجیب جذبہ و جوش کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں کہ ہماری یہ قربانی قبول فرمائیں۔

انگلستان کی جماعت میں بھی بکثرت ایسی مستورات ہیں جنہوں نے بڑے ذوق وشوق کے ساتھ اپنے ہاتھوں کے کنگن اتار دیئے۔ اپنی چوڑیاں اُتار دیں۔ اپنے بُندے اُتار دیئے۔ اپنے سر کے زیور اُتار دیئے۔ اور بعضوں نے تو ایسی پیاری ادا کے ساتھ بھجوایا ہے کہ بچیوں کی انگوٹھیاں، اُن کے چھوٹے چھوٹے بُندے، ہر ایک کا نام

لکھ کر سجا کر جس طرح جاہل لوگ دُنیا میں بکرے سجاتے ہیں۔ وہ تو ریاء کی خاطر سجاتے ہیں لیکن خدا کے بندے اپنے تحفوں کو

خُدا کے حضور سجا کے پیش کرتے ہیں

کسی ریاء کی خاطر نہیں، بلکہ عشق الٰہی محبت میں۔ تو بڑے پیار سے سجا کر اُن زیوروں کو بھجوایا گیا۔ بعض نوجوان جوڑوں نے اس قربانی کا مظاہرہ کیا، خصوصاً اُن کی بیویاں تو غیر معمولی طور پر دعاؤں کی مستحق ہیں کہ خاوند نے اپنی جگہ چندے دیئے اور بیوی کو تسکین نہیں ملی اُس نے کہا

جب تک مَیں زیور نہیں دُوں گی

مجھے چین نہیں ملے گا۔ باوجود اس کے کہ خاوند نے سارے خاندان کو شامل کیا ہوا تھا، انہوں نے پھر بھی اپنا زیور بھجوا دیا۔ ایک بچی نے معلوم ہوتا ہے کہ اپنا وہ سیٹ بھی بھجوا دیا ہے جو اُس کو بری میں ملا تھا اور وہ بھی بھجوا دیا ہے جو جہیز میں ملا تھا۔ کیونکہ دو مکمل سیٹ ہیں۔ اور بڑی عاجزی کے ساتھ یہ عرض کرتے ہوئے کہ اس کو قبول فرمائیں اور میرے دل کی تسکین کے سامان کریں۔ تو عجیب دُنیا ہے یہ۔ کچھ لوگ ہیں جو لوگوں کے زیور ناحق غصب کر کے اپنے ہاتھوں میں پہنتے ہیں اور لوگوں کی دولتوں کو اپنی گردنوں کے کڑے بنا لیتے ہیں جو آخر طوق بننے والے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بھی دُنیا میں ہیں جن کو اپنے ہاتھوں کے زیور بُرے لگنے لگتے ہیں، ان سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ وہ اپنے گلوں کے اُتار دیتے ہیں خُدا کی خاطر اور اسی بات میں اُن کو تسکین ملتی ہے کہ ہم اپنے ربّ کے حضور خالی ہو گئے ہیں

اِس جماعت کو دُنیا کی کونسی طاقت مار سکتی ہے

بڑا ہی جاہل ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ مَیں اُٹھا ہوں دُنیا میں اس جماعت کو تباہ کرنے کے لئے۔ بڑے بڑے پہلے آئے ہیں۔ بڑے بڑے پہلے ہم نے دیکھے ہیں۔ آئے اور نیست و نابود ہو گئے۔ اُن کے نشان مٹ گئے اس دُنیا سے۔ لیکن اِن غریبوں کی قربانیوں کو خُدا نے قبول فرمایا۔ اور پہلے سے بڑھ کر عظمت اور شان عطا کی۔ جنہوں نے اپنے گھر خدا کے لئے خالی کئے اُن پر ایسی برکتیں نازل فرمائیں کہ آج اُن کی اولادیں بھی اُن کی نیکیوں کا پھل کھا رہی ہیں۔ اور یہ ختم نہیں ہو رہا۔ تو اس نئے قربانی کے دَور میں جماعت جو داخل ہوئی ہے نئی خوشخبریوں کے دَور میں داخل ہوئی ہے۔ نئی عظیم الشان ترقیات کے دَور میں داخل ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ اب ہم اُن مقاصد کو بھی حاصل کر رہے ہیں جن کی خاطر چند دن کی یہ تحریکات کی گئی تھیں۔ چنانچہ آج ہی امریکہ سے

یہ خوشخبریاں موصول ہوئی ہیں

جو جماعت کو معلوم ہونی چاہئیں۔ کیونکہ جہاں اللہ کی راہ میں دُکھ کا مزہ ہے وہاں خُدا کی طرف سے جو فضل نازل ہوتے ہیں اُن کا بھی تو ایک مزہ ہے۔ اور وہ بھی عجیب مزہ ہے اس لئے یہ دونوں باتیں اکٹھی چلنی چاہئیں۔ اور مومن کی عجیب شان ہے اُس کے دُکھ میں بھی لذت ہے اور اُس کی خوشی میں بھی لذت ہے۔ اُس کا دُکھ بھی خُدا کے حضور آنسو بن کے گرتا ہے اور

اُس کی خوشیاں بھی خُدا کے حضور آنسو بن کے گرتی ہیں

یہ دُنیا ہی الگ ہے۔ اور دُنیا والے اس دُنیا کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ بہرحال شیخ مبارک احمد صاحب نے واشنگٹن سے جو خوشخبریاں بھجوائی ہیں وہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ

نیو یارک میں ایک بہت ہی عظیم الشان، بہت ہی مفید اور سلسلہ کی ضروریات کو بہت حد تک پورا کرنے والی عمارت کا چار لاکھ ستاون ہزار ڈالر میں سودا ہو چکا ہے۔ اور ماہرین نے جب دیکھا تو انہوں نے کہا کہ اس کی قیمت چھ لاکھ ڈالر سے کم نہیں تھی۔ یہ جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ اتنی اچھی عمارت نیو یارک میں اور اتنی اچھی جگہ پر اُن کو میسّر آ جائے اور ساتھ ہی بعض احمدی دوستوں نے مل کر ایک ملحقہ پلاٹ جس پر رہائشی مکان بھی موجود ہے وہ جماعت کو تحفہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تاکہ وہاں جو مبلغ ٹھہرے اُس کی الگ ضروریات بھی پوری ہو سکیں۔ اور ایک مہمان خانہ بھی مل جائے۔ لاس اینجلیز میں چار ایکڑ کا پلاٹ خریدا جا چکا ہے۔ ڈیٹرائیٹ میں جہاں مظفر شہید ہوئے تھے سات ایکڑ کے ایک پلاٹ کا سودا ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ مکان بھی شامل ہے۔ اور

واشنگٹن میں جو ہمارا مرکز ہے وہاں خدا کے فضل سے چوالیس ایکڑ کا رقبہ خرید لیا گیا ہے۔ اور اب صرف FORMALITIES باقی ہیں۔ یہ تو پانچ وہ مراکز ہیں جن کے متعلق مَیں نے نشاندہی کر کے، اہلِ امریکہ سے کہا تھا کہ یہ پانچ مراکز وہ جلد از جلد قائم کریں لیکن ساتھ ہی مَیں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگر دس ہو جائیں اور باقی جو پانچ ہیں جماعت مقامی طور پر اس قربانی کے علاوہ کوشش کر کے بنائے، تو اس سے

مجھے بہت ہی خوشی پہنچے گی۔

ایک تحریک کا ذریعہ تھا چنانچہ جماعت نے اس کو بھی قبول کیا۔ اور یارک میں ایک عمدہ عمارت اس چندے کی تحریک کے علاوہ خریدی جا چکی ہے۔ اور وہ یارک کا سنٹر بن گیا ہے۔ اور نیو جرسی میں ایک کونے نہایت عمدہ پلاٹ جو ایک ایکڑ کا ہے۔ وہاں کے ہمارے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر جو پچیس ہزار ڈالر چندے کا اس تحریک میں بھی دے چکے تھے انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے بلکہ خرید کر پیش کر دیا ہے، اور کارروائی مکمل ہو رہی ہے۔ تو یہ خوشخبریاں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ اور آج ہم انشاء اللہ تعالیٰ شام کو ایک پلاٹ دیکھنے جائیں گے جو آپ کے یورپ کے پہلے مرکز کے لئے خریدا جا رہا ہے۔ احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ اس میں بھی ہماری راہنمائی فرمائے۔ اور وہ غالباً سولہ سے اٹھارہ ایکڑ تک کا رقبہ ہے جس میں ایک عمارت بھی بنی ہوئی ہے اور ساتھ وسیع پیمانے پر زمین بھی مل رہی ہے۔ میرا اندازہ تھا وہ یہ تھا کہ پانچ پانچ لاکھ پاؤنڈ کے دو مراکز ہم سر دست قائم کریں گے تو اس لحاظ سے تو اُمید نظر آ رہی ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد یہ ٹارگٹ پورا ہو جائے گا۔ کیونکہ پانچ لاکھ کے لگ بھگ تو وعدے آ چکے ہیں اور زیورات کی قیمتیں لگا کر اس میں داخل کرنا باقی ہے تو بہرحال جو بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اُس کے بہترین مصرف کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو ہم عمارت خریدیں اُس کے لئے دُعائیں کریں کہ اس کی ہر ہر اینٹ اسلام کی خدمت میں استعمال ہو۔ ہر ہر کونہ اُس کا، ہر سائے کی جگہ، ہر دھوپ کی جگہ، اندر اور باہر اللہ کی برکتیں اس پر نازل ہوں۔ اور قیامت تک کے لئے وہ عمارتیں ان لوگوں کے لئے دُعا بن جائیں جنہوں نے ان کی خرید میں قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور ان کی تعمیر میں حصہ لیا ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آج ہم ایک عمارت کا جائزہ لینے جائیں گے۔

جرمنی کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد جائزہ لے۔ تو دُشمن تو ہمیں مارنے کے منصوبے بنا رہا ہے، ہمیں کچھ اور نظر آ رہا ہے۔ بالکل اُلٹ نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ زیادہ قوت، زیادہ شان کے ساتھ جماعت آگے بڑھ رہی ہے۔ میرا ارادہ ہے اور ایک حصہ اس کا پورا بھی ہو چکا ہے کہ تمام دُنیا سے مختلف جگہوں سے باری باری وفود منگوا کر اُن سے اُن کے علاقوں میں خصوصی تبلیغ کی مہم تیز کرنے کے لئے مشورے ہوں گے۔ اور ان منصوبوں پر عملدرآمد ہو گا۔ چنانچہ ایک وفد ابھی حال ہی میں رخصت ہوا ہے قریباً ایک ہفتہ سے زائد قیام انہوں نے کیا۔ اُن سے بڑی تفصیلی گفتگو ہوئی اور نہایت ہی مفید مشورے ہوئے۔ ایسے ایسے EVENUES کھلے، کاموں کے ایسے ایسے ابواب کھلے کہ پہلے اُن کی طرف تصوّر بھی نہیں جا سکتا تھا۔ تو اسی طرح بعض جگہ دورہ کرنا ہے اور بعض جگہ کے لوگوں کو یہاں بلوانا ہے۔ تو مَیں اُمید کرتا ہوں کہ جس طرح ہمیشہ دُشمن کو اس کی مخالفت اس کی توقع سے بہت زیادہ مہنگی پڑی ہے

یہ مخالفت اتنی مہنگی پڑے گی، اتنی مہنگی پڑے گی

اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ (ابوداؤد)

(ترجمہ)

لوگوں میں اللہ کو زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کرے!

محتاجِ دُعا۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

کہ اُن کی نسلیں پچھتائیں گی جو دشمن رہیں گی اور آپ کی نسلیں دُعائیں دیں گی ایک وقت پر اُن لوگوں کو جن کی بے حیائی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتنے فضل فرمائے۔ جواب کا ایک یہ بھی طریق ہوتا ہے کہ ظالم! ہم تجھے دُعا دیتے ہیں کہ تیرے ظلم کے نتیجہ میں خدا نے ہم پر اتنے فضل نازل فرما دیئے۔ چنانچہ ایک دفعہ ربوہ میں ایسا ہی واقعہ گذرا۔ تقریباً تیرہ، چودہ سال کی بات ہے کہ پیپلز پارٹی کے ایک راہنما جو وزیر بھی تھے، ربوہ دیکھنے کے لئے آگئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجھے فرمایا کہ تم ان کو دکھاؤ چنانچہ ان کو دکھاتے دکھاتے جب میں نے اُن کو تحریکِ جدید کا دفتر دکھایا تو انہوں نے کہا یہ کیا چیز ہے۔ میں نے کہا

یہ آپ لوگوں کا تحفہ ہے۔

اُنہوں نے کہا ہم نے کونسا تمہیں تحفہ دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ سے پہلے لوگ دے چکے ہیں اور پھر جب وقفِ جدید کا دفتر دکھایا تو انہوں نے کہا یہ کیا ہے۔ میں نے کہا یہ بھی آپ لوگوں کا تحفہ ہے۔ پھر اُنہوں نے تعجب کیا۔ میں نے کہا یہ تحفہ آپ سے پہلے لوگ دے چکے ہیں لیکن میں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ آپ بھی ایک تحفہ دینے والے ہیں۔ اور وہ بعد میں ظاہر ہوگا۔ تو آخر اُنہوں نے بے چین ہو کر کہا کہ کچھ بتاؤ تو سہی کہ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں معموں میں باتیں کر رہے ہو۔ میں نے کہا تحریکِ جدید کا آغاز اُس وقت ہوا تھا جب کہ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر کشمیر میں مسلمانوں کی ایک بہت عظیم الشان خدمت کی تھی اور بدقسمتی سے اس دور کے رہنماؤں نے سمجھا کہ اگر اس خدمت کو قبول کر لیا گیا تو جماعت بڑی تیزی سے پھیل جائے گی۔ اس لئے اس کا بدلہ ظلم کے سوا اور کوئی نہیں ہے چنانچہ مجلسِ احرار قائم ہوئی اور یہ ارادے ہوئے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے یہ دعوے ہوئے کہ اس بستی میں ایک بھی نہیں بچے گا جو مرزا صاحب کا نام بھی جانتا ہو۔ اس وقت ایک اور آواز بھی اُٹھتی ہوئی سُنی گئی اور

وہ آواز یہ اعلان کر رہی تھی

کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں اور اس کثرت سے خدا ہمیں پھیلائے گا کہ دُنیا کے کونے کونے میں ہمیں پھیلا دے گا اور دُنیا کے کناروں تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ مسیح موعودؑ کی تبلیغ کو پہنچا دیگا۔ چنانچہ وہی ہوا اور اُس ظلم کے بدلہ میں اللہ نے تحریکِ جدید کے طور پر ہم پر فضل نازل فرمائے تو یہ ایسا تحفہ ہے۔ تمہارے ظلم کا کہ خدا کی تقدیر اسے ہم تک پہنچانے سے پہلے فضل میں بدل دیتی ہے جو تم ظلم کرتے ہو وہ فضلوں میں تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے۔ میں نے کہا یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے۔ یہ ازل سے اسی طرح ہوتا آیا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ آگ ہی بھڑکائی گئی تھی نا لیکن ابراہیمؑ تک پہنچنے سے پہلے پہلے وہ گلزار میں تبدیل ہو چکی تھی۔

يٰنَارُ كُونِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

کی آواز رستے میں حائل ہو جاتی ہے۔ تو تحفے تو تمہارے ہی ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن اللہ کی تقدیر TRAS FORM کرتی چلی جاتی ہے۔ جس طرح خدا کی تقدیر گندگی کو نہایت ہی خوبصورت پھولوں اور پھلوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اللہ سے کون لڑ سکتا ہے۔ تم گندگی کے تحفے بھیجتے ہو

وہ رحمتوں کے پھول بن کر ہم پر برستے ہیں

تم ظلم کے تحفے بھیجتے ہو وہ فضل بن کر ہم پر نازل ہوتے ہیں۔ تو ہے یہ تمہارا ہی تحفہ۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن ہم تک تقدیرِ الٰہی سے ہو کر آیا ہے۔ پھر میں نے وقفِ جدید کا بتایا اور ابھی وہ موومنٹ نہیں چلی تھی جو بعد میں پیپلز پارٹی نے چلائی تھی تو میں نے اُن کو کہا کہ آپ دیکھیں گے کہ آپ بھی ہمیں ایک تحفہ دیں گے۔ اور اس تحفے کو بھی خدا فضلوں میں تبدیل کر دیگا اور جماعت پہلے سے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھے گی۔ چنانچہ یہی ہم نے دیکھا۔ تو جس جماعت نے

خدا کی یہ اٹل تقدیر دیکھی ہو

اور ہر دُکھ کو رحمتوں اور فضلوں اور خوشیوں میں تبدیل ہوتے دیکھا ہو۔ اُس جماعت کے حوصلے کون مٹا سکتا ہے۔ اس جماعت کو شکست کون دے سکتا ہے اس لئے لازماً جماعتِ احمدیہ جیتے گی۔ لازماً آپ جیتیں گے اور خدا کے عاجز اور غریب بندے جیتیں گے جن کو آج دُنیا کمزور سمجھتی ہے۔ جو ظالم اُٹھتا ہے ان پر ظلم شروع کر دیتا ہے مگر تقدیرِ الٰہی نے آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنا۔

کبھی ہمت نہ ہاریں

ہمیشہ دُعاؤں اور صبر کے ساتھ اپنی اس راہ پر قائم رہیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کثرت کے ساتھ آپ پر فضل نازل فرماتا ہے۔

خطبۂ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے بارے میں عظیم خوشخبری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

جو خوشخبریاں میں نے آپ کو سُنائی ہیں اُن میں ایک ایسی خوشخبری کا بھی اضافہ کرنا چاہتا ہوں جو ان سب پر بھاری ہے۔ اُس سے زیادہ عظیم الشان خوشخبری کوئی احمدی اپنے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا اور وہ خوشخبری ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

یہ حدیث کنز العمال میں ہے ــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُمت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہونگے جن کے سارے حقوق تلف کر لئے جائیں گے لیکن وہ اپنی طرف سے تمام حقوق ادا کیا کریں گے۔ باوجود اس کے کہ ایک طرف لوگ اُن کے حقوق تلف کر رہے ہونگے، وہ اپنی طرف سے تمام حقوق ادا کرتے رہیں گے۔ ایسے لوگوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خوشخبری دی کہ

یہ وہ لوگ ہیں جو میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں

خدا اُن پر فضل نازل فرمائے گا۔ اللہ اُن کو ضائع نہیں کریگا اور میں اُن کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں۔

جس جماعت کے نصیب میں یہ لکھا جائے کہ چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کا حال بتا دیا گیا اور بتایا گیا تھا کہ اُن کے سارے حقوق تلف کر لئے جائیں گے لیکن وہ اپنی طرف سے سارے حقوق ادا کرتے رہیں گے اور چودہ سو سال پہلے حضورؐ نے

ہمیں یہ پیغام بھیجا ہو

کہ میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا جنت ہمارے لئے ہو سکتی ہے۔ پس یہ بھی خوشخبری ہے

وَطُوْبٰى لَكُمْ

اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلامو! تمہیں طوبیٰ ہو تمہیں یہ تمام برکتیں اور خوشخبریاں خدا کی طرف سے پہنچتی رہیں کہ تم محمد مصطفیٰؐ کے ہو چکے ہو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے ہو گئے۔

● اِس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دو جنازہ ہائے غائب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک جنازہ تو مکرم و محترم مولانا سید شاہ محمد صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کا ہے۔ بڑے فدائی، خدمت کرنے والے، دُعاگو، صاحب کشف بزرگ تھے اور حتی المقدور ہمیشہ خدمت میں مصروف رہے، انکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انکو انڈونیشیا میں ہارٹ اٹیک ہوا جس کی وجہ سے وہ وفات پا گئے۔

اسی طرح آپا سلیمہ بیگم جو حیدر آباد دکن کے ایک نہایت مخلص خاندان کی خاتون ہیں اور سیٹھ غلام غوث صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ انکو جماعت سے ہمیشہ ہی بہت غیر معمولی عشق رہا ہے اور مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء کا بلکہ آپؑ کے بچوں کا نام آتے ہی انکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو برسنے لگتے تھے اور ان کی یہ چھیڑ بن گئی تھی کہ آپا کے سامنے تو بس مسیح موعود علیہ السلام یا خلیفۂ وقت یا آپؑ کے بچوں کا نام لے لو تو یہ وفورِ جذبات سے رونے لگ جاتی ہیں۔ اور واقعۃً آنسوؤں سے روتی تھیں یعنی ایسی محبت تھی کہ برداشت نہیں ہوتی تھی۔ یہ بھی ایک لمبی بیماری کے بعد کراچی میں وفات پا گئی ہیں۔ چونکہ یہ غیر معمولی عشق کا جذبہ رکھتی تھیں اس لئے ان کا بھی یہ حق ہے کہ ان کی بھی نمازِ جنازہ غائب پڑھی جائیگی ۔

جماعتِ احمدیہ سے متعلق حکومتِ پاکستان کا حالیہ آرڈیننس

ممتاز سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں کی نظر میں

سردار بلونت سنگھ بٹر ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت پنجاب

جناب سردار بلونت سنگھ صاحب بٹر ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت پنجاب حال مقیم امریکہ جماعت احمدیہ کا گہرا اور قریبی مطالعہ رکھنے والے مخلص دوست ہیں۔ موصوف محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان کے نام مرسلہ اپنے مکتوب محررہ ۲۲ مئی ۱۹۸۴ء میں تحریر فرماتے ہیں :۔

محترم چوہدری صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ ہمیں تو پاکستان سرکار کے آرڈیننس بابت احمدیت کے بارہ میں کوئی علم نہیں تھا۔ قوموں کی زندگی میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن سرکاریں بھول جاتی ہیں کہ احمدیت تو کیا (جو سچائی پر مبنی ہے) کوئی بھی مذہب طاقت کے زور سے بزورِ شمشیر دبایا نہیں جاسکتا۔ اور پھر ع

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

کے مصداق اگر ایسے امتحان سے احمدیت کو گزرنا پڑے۔ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ احمدیت کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور اگر بیس لاکھ مردوں میں سے ایک لاکھ بھی تبلیغ کرنے پر اُتر آئیں تو ان کو جیلوں میں رکھنا سو سال کے لئے تو کیا۔ چند دنوں کے لئے بھی سرکار کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ مجھے اس آرڈیننس سے چنداں حیرانی نہیں ہوئی۔ پہلے بھٹو صاحب نے بھی اسی راستہ پر چل کر دیکھ لیا ہے۔ اس کا حشر کیا ہوا، یہ سب کے سامنے ہے۔ اپنی گدی کو برقرار رکھنے کے لئے ضیاءؔ صاحب کو بھی ایسے غلط راستے پر نہیں پڑنا چاہئے تھا۔ ویسے احمدیت کے سرشارانی کے لئے میدان وسیع ہے تبلیغ کے لئے ہندوستان۔ بنگلہ دیش، سارا افریقہ پڑے ہیں ضیاءؔ صاحب سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں تبلیغ نہ کرنے سے احمدیت ختم ہو جائے گی یہ "ایں خیال است و محال است و جنون" والی بات ہے $\frac{7}{8}$ کروڑ مسلمان تو ہندوستان میں ہی ہیں کیا یہ تعداد تبلیغ کے لئے احمدیوں کے لئے کم ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ ایسے قانونوں سے کیا بن پڑے گا۔ کیوں نہ یہ لوگ میدان میں آکر مباحثہ کر کے اپنی سچائی کو آشکار نہیں کرتے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل انگلینڈ میں ہیں۔ وہاں کے مشن بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ حضور ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے گئے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ بخیریت واپس لائے تاکہ پاکستان میں سلسلہ کی خدمت کرتے رہیں۔

میاں صاحب (محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناقل) کو میری طرف سے سلام عرض کر دیں ان سے ملاقات کر کے طبیعت بہت خوش ہوئی تھی۔ ایسے انسان ملنے مشکل ہیں۔ ان سے مل کر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کی یاد تازہ ہو گئی۔ میں نے ان سے اکثر احرار کی ایجی ٹیشن کے بارہ میں گورداسپور کچہری میں ملاقات کی تھی۔ ان کے خطبہ جمعہ تو بے مثال ہوا کرتے تھے۔

کاش پاکستان کے لوگ ان کو پڑھیں تو ان کو پتہ لگے کہ احمدیت کن اصولوں پر مبنی ہے۔ اور کوئی اسے کچل نہیں سکتا۔ یہ لوگ تو دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور آپ کے دفتر میں colleagues کو بھی صحیح سلامت رکھے۔ تاکہ سلسلہ کی خدمت کرتے رہیں۔ والسلام

بلونت سنگھ بٹر ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت پنجاب
حال مقیم امریکہ

ایم انور عزیز چودھری سابق وفاقی وزیر حکومت پاکستان

لاہور ۹ مئی۔ ایم انور عزیز چودھری نے جو سابق وفاقی وزیر تھے اور پی پی پی کے ممتاز لیڈر ہیں، ایک بیان میں بتایا کہ قادیانی بطور اقلیت اس قسم کے تحفظ محبت اور مفاہمت کے حقدار ہیں جو ہم پاکستانی دیگر اقلیتوں سے برتتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مارشل لا حکام نے قادیانیوں سے غصہ اور نفرت کا سلوک کیا ہے۔ اور ان پر ایسی قانونی پابندیاں عائد کی ہیں جو کہ اسلام کی عظیم انسانیت پسندی کے خلاف ہے۔ ان کی عبادت گاہیں اب قانونی دائرہ میں لائی گئی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مذہبی کینہ توزی ہمیشہ ہی سوسائٹی کے لئے بدترین رنگ میں تباہ کن ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ دیگر ایمان والوں کے تعلق میں اسلام کا ہمیشہ طریق نرم رہا ہے، آپ نے واضح کیا کہ مذہبی معاملات میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے۔ اور نیا مارشل لا اسلام کے نہایت قیمتی طریق کا کھلا کھلا آئینہ دار ہے۔

چودھری صاحب نے کہا کہ مذہبی رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کریں انہوں نے مزید کہا کہ اگر انڈیا اسی قسم کے قوانین مسلمانوں کے بارے میں بنادے، تو ان کے بارے میں علماء کیا محسوس کریں گے اور انڈین مسلمانوں کے لئے وہ کیا کریں گے۔

(انگریزی روزنامہ "دی مسلم" ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء)

جناب حسن حبیب صاحب لاہور

جناب حسن حبیب لاہور بعنوان "اسلام میں رواداری" رقمطراز ہیں :۔

"معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی فرقہ سے متعلق حالیہ آرڈیننس پر بعض منفی ردعمل ظاہر ہوئے ہیں۔ جو کہ احکام و روح اسلام نیز اسلامی نظریہ کے منافی ہیں خصوصاً دیگر مذاہب کے بارے میں اسلامی رواداری کے تعلق میں بلاتمیز عمل و عقیدہ اور مذہب تمام پاکستانیوں کو شہریت کے مساوی حقوق کی جو ضمانت دی گئی ہے یہ آرڈیننس اس کے بھی خلاف ہے، مثلاً ایک یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ تمام قادیانیوں کو انتظامیہ عہدوں سے ہٹا دیا جائے۔ نیز یہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے کے لئے نگران ٹیمیں بنائی جارہی ہیں۔

اس رپورٹ کے بعد کہ اس فرقہ کے سربراہ اپنے خاندان کے ہمراہ بیرون ملک چلے گئے ہیں یہ مطالبہ ہو رہا ہے کہ انٹرپول (بین الاقوامی پولیس کی تنظیم) کی مدد سے انہیں واپس لایا جائے۔

قائداعظم کا اگست ۱۹۴۷ء کا تاریخی اعلان بطور خود بنیادی حق ہے۔ جس میں تمام فرقوں کے مذہبی اعتقاد اور مذہب پر عمل کی آزادی کا یقین دلایا گیا تھا۔ لا اکراہ فی الدین (سورہ ۲: آیت ۲۵۶) (کہ مذہب کے بارے میں کوئی جبر نہیں) کے ارشاد کے ذریعہ اسلام میں کسی اشتباہ و ابہام کے بغیر تمام مذاہب کے لئے مکمل آزادی کے ساتھ بنیادی حق قائم کیا گیا ہے۔

قرآن مجید یہ بھی تنبیہ کرتا ہے کہ "ہم نے تجھے ان پر محافظ مقرر نہیں کیا اور نہ تو ان پر نگران ہے"۔ (سورۃ ۶: آیت ۱۰۷) ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا (سورۃ ۴: آیت ۸۱) میں تو تمہارا محافظ نہیں ہوں۔ (سورہ ۶: آیت ۱۰۴)۔

اسلام کے دوسرے مذاہب سے رواداری کے موضوع پر بہت کچھ معرضِ تحریر میں آچکا ہے۔ انٹرنیشنل اسلامک مذاکرات کے دسمبر ۱۹۵۷ء کے اجلاس منعقدہ بمقام لاہور میں اور جنوری ۱۹۵۸ء میں فاضلانہ مضامین "دیگر مذاہب کے بارے نظریہ" کے متعلق تسلسل سے پیش کئے گئے تھے۔

ڈاکٹر حکیم نے اس طرف توجہ دلائی کہ

"اسلام کا بنیادی نظریہ صرف تمام مذاہب کی آزادی کا ہی نہیں بلکہ سماج و سیاست کے دائرہ میں ان کا تحفظ بھی ہے"

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے سے منع نہیں فرمایا۔

ڈاکٹر حکیم نے دو ذیل کی آیات پیش کیں :۔

- "تو اُن کا نگران مقرر نہیں کیا گیا۔"
- "اے رسول! ہم جانتے ہیں جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں۔ تو ان پر جبر کر کے ایمان لانے پر مقرر نہیں کیا گیا"

اور اس کی تفسیر میں بتایا کہ

"نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر یہ لوگ ایمان سے پھر جاتے ہیں تو انہیں الگ رہنے دو۔ واضح طور پر پیغام پہنچا دینے سے حضور کا فرض پورا ہو گیا۔ ان کو اللہ کے فیصلہ کے لئے چھوڑ دو۔"

قادیانی فرقہ کو ہراساں کرنا قرآنی اور اسلامی احکام اور پاکستانی نظریہ اور بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی یقین دہانیوں کی واضح خلاف ورزی ہے۔"

(انگریزی روزنامہ دی مسلم ۱۶ مئی ۱۹۸۴ء)

(مسلسل صفحہ ۹ پر)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے جماعت کے ہر فرد کی اس میں شمولیت ضروری ہے۔ وکیل المال تحریک جدید

سردار اوتار سنگھ بی اے بی ایڈ خالصہ کالج امرتسر

سردار اوتار سنگھ صاحب بی اے بی ایڈ خالصہ کالج امرتسر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے نام مرسلہ اپنے مکتوب محررہ ۹/۵/۸۴ میں رقم طراز ہیں:-

مکرم و محترم جناب مرزا وسیم احمد صاحب جی

سلام قبول کریں

پچھلے دنوں میں نے دلی میں چھپنے والے اخبارات میں پڑھا کہ سکھر کے ایک احمدی نمازی کو قتل کر دیا ہے۔ اس خبر سے مجھے بہت دُکھ ہوا ہے۔ ایشور ایسے کام کرنے والوں کو سمجھ دے۔ اس کے بعد ایک اخبار میں پڑھا کہ ایک مسجد میں آگ لگا دی گئی ہے۔ اور ایک پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ یہ سب پاکستان میں آرڈیننس جاری ہونے کے بعد ہوا۔ میں ان سب باتوں میں آپ کے دُکھ کا ساجھے دار ہوں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ ایسی باتیں پھر نہ ہوں۔ شکریہ کے ساتھ۔

آپ کا داس

اوتار سنگھ بی اے بی ایڈ خالصہ کالج امرتسر

مسٹر سلیڈ آرٹ سکار پروفیسر بُرکلین کالج سٹی یونیورسٹی نیویارک

جنرل ضیاء مذہبی اقلیتوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ ۳ لاکھ احمدیوں کو جو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہیں اور جس کی بنیاد ۱۹ ویں صدی میں رکھی گئی تھی۔ کھلے عام اپنے عقیدہ پر عمل کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ سرکار کے قریبی مذہبی جنونیوں کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے خلاف بھی کارروائی کئے جانے کا امکان ہے۔

بڑھتی ہوئی مخالفت کو دبانے کے لئے سرکار کارروائی کرتی ہے تو انسانی حقوق کی خلاف ورزی بھی بڑھتی جا رہی ہے .... انسانی حقوق کے تئیں اُن کی سنگدلانہ بے اعتنائی سے ملک کے اندر اُنکی مخالفت میں اضافہ ہی ہوگا ....

ایسی حالت میں امریکہ کیا کرے؟ سرکار نے پاکستان کو ۳.۲ ارب ڈالر کی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں سے آدھی فوجی امداد ہوگی۔ سینٹ کی ایک حالیہ سٹاف رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ امریکہ اس امداد کے ساتھ یہ شرط لگائے کہ پاکستان ایٹمی ہتھیار بنانے کا اپنا پروگرام ترک کر دے اگرچہ یہ قابل تعریف ہے۔ لیکن اس سے وہاں کی بگڑتی ہوئی سیاسی حالت سے توجہ ہٹانے میں ہی مدد ملی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہوگی کہ امریکی کانگریس اس امداد کے ساتھ وہاں انسانی حقوق بحال کرنے کی شرط لگا دے۔

(انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبیون ۱۶/۱۷ جون ۱۹۸۴ء بحوالہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر یکم جولائی ۱۹۸۴ء صفحہ ۲)

جماعت احمدیہ دہلی کا پریس ریلیز

ترجمہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید قادیان

پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل نے پاکستانی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی رہنمائی کے لئے جو اصول و قوانین مرتب کئے ہیں (جن کا تفصیلی ذکر بدر کے گزشتہ پرچوں میں آ چکا ہے) اس بارے میں جماعت احمدیہ دہلی کے پریس ریلیز (موصولہ بوساطت صدر جماعت مکرم سید آفتاب احمد صاحب) نے اس کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ ناقابل قبول ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے مثلاً یہ اصول کہ

"حکومت کا فرض ہوگا کہ وہ ایک قانون نافذ کرے جس کے تحت وہ شخص جو مسلم نہیں اور اپنے تئیں مسلم قرار دیتا ہے تو ایسے قانون کی خلاف ورزی اور فوجداری جرم قرار پائے گا"

گویا حکومت اس امر کی مجاز قرار پائے گی کہ کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دے۔ نیز اس قانون سے حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ احمدیوں کو نمازوں کی ادائیگی، تعمیر مساجد اور دیگر عقائد اسلام پر عمل درآمد سے روک دے۔

مجلس اقوام کے حقوق انسانی کے منشور کی یہ سراسر خلاف ورزی ہے اور اسلامی تعلیم کی بھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے خطبہ میں مسلمانوں کو تلقین فرمائی تھی۔ کہ وہ ہر انسان کی ذاتی آزادی کو برقرار رکھیں اور اس کا احترام کریں۔ گویا ضیاء جس برانڈ کا اسلام نافذ کرنا چاہتا ہے اس کا کوئی تعلق مذہب اسلام کی عظیم روایات و تعلیمات سے نہیں۔

پاکستان میں اندرونی طور پر بڑھ رہی کشمکش اور فوجی اور سیاسی مسائل کو نظر رکھیں تو نظر آتا ہے کہ یہ اس کی اپنے بچاؤ کی تدبیر ہے نہ کچھ اور۔

ضیاء یہ نعرہ لگاتا ہے کہ وہ اسلام کو قائم کرنے اور اُمّت (عالم اسلامی) سے وفاداری کا عہد کر چکا ہے اس کے ذریعہ اُسے عرب ممالک سے ملین ہی ملین ڈالر کھینچ لینے میں مدد ملی ہے اور ممکن ہے کہ پاکستانی پلان کے خارجی ذرائع میں جو دس ملین کی کمی ہے وہ پوری کرنا چاہتا ہو۔ تیس ہزار پاکستانی فوجی مختلف عرب ممالک میں متعین ہیں۔ اس لئے خلاف احمدیت موقف سے مقصود یہ ہے کہ اس کی شخصیت "محافظ" اسلام کے طور پر اُبھر آئے اور اسے ~~[illegible]~~ عوام اور ذاتی مفاد کے خواہاں ملاؤں کا محور بنا دے۔

سابق وزیر اعظم بھٹو نے بھی داخلی کشمکش سے توجہ ہٹانے کے لئے یہی تدبیر کی تھی جبکہ اس نے پاکستانی پارلیمنٹ سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا تھا۔ لیکن ملاؤں کے ساتھ اس کی محبت کی پینگیں عارضی ثابت ہوئیں۔ لیکن اس قانون سے پاکستانی احمدیوں کو بھاری نقصان پہنچا تھا۔

دہلی کے احمدی مسلمانوں نے ہندوستان کے بعض اخبارات میں شائع شدہ اس رپورٹ کو قابل اعتراض قرار دیا ہے۔

"عالمی مُسلم لیگ نے (جو مسلم ممالک کا تابع ادارہ ہے۔) یہ قرار دیا ہے کہ "احمدی اُمّتِ مُسلمہ سے خارج ہیں" اس رپورٹ کا اشارہ اس فتویٰ کی طرف ہے جو کہ اس لیگ کے سیکرٹری جنرل نے لیگ سے جاری کیا تھا۔ جس میں احمدیہ فرقہ کے متعلق بتایا گیا تھا کہ

"ایک مُلحد فرقہ جو اسلام کے بنیادی عقائد کی اشاعت توڑ مروڑ کر کرتا ہے تا اللہ تعالیٰ کے حنیفہ مذہب کی ساری عظیم عمارت کا چہرہ بدنما کر دے۔

اس عالمگیر تحریک احمدیت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی تھی۔ یہ اہم بات مستحضر رہے کہ یہ فتویٰ قریباً ایک صدی بعد جاری کیا گیا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اس عرصہ میں طلب کئے بغیر اس تحریک پر آفرین و تحسین نچھاور کی گئی ہے ذیل کی طرح کی شخصیتوں کی طرف سے۔ ڈاکٹر سوکارنو صدر مملکت انڈونیشیا۔ مسٹر ایم ایس مصطفیٰ ڈپٹی پرائم منسٹر سیرالیون۔ الحاج محمد خیر جوہری ملیشیا کے وزیر تجارت و صنعت۔ مسٹر عبد اللہ عثمان پریذیڈنٹ جمہوریہ سوڈانیہ۔ الحاج یعقوب ٹالی ٹولون ڈپٹی سپیکر غانا لیجسلیٹو اسمبلی اور مولانا ابو الکلام آزاد جنہوں نے ۱۹۰۸ء میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وفات پر اپنے رسالہ "وکیل" امرتسر میں انہیں "اسلام کے عظیم ترین خادم" ... مشہور فرانسیسی مستشرق ہنری لی۔ ہیریبس اپنی کتاب "اسلام مشرقی افریقہ میں" لکھتے ہیں کہ:-

"وہ اگرچہ یہ (احمدی) راسخ العقیدہ مسلمانوں کے نزدیک خارج از اسلام ہیں لیکن یہ اس وقت (احمدی) اپنے ہم عصروں سے بڑھ کر اشاعت (اسلام) میں سرگرم ہیں۔ یہ بات اہم ہے کہ ہندوستانی مسلم فرقوں میں سے صرف یہی (احمدی فرقہ) ہے جس نے تبلیغی مسلمانوں میں اپنے تئیں قائم کیا ہوا ہے۔

جماعت احمدیہ نے اپنی ابتداء سے دُنیا کے تقریباً تمام ممالک میں مساجد تعمیر کی ہیں۔ دُنیا کی تقریباً تمام اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے ہیں اور اس کے مشنریوں نے دُنیا کے بعید ترین اطرافِ عالم میں پیغامِ اسلام پہنچایا ہے۔ اس کی تعداد گھبرا دینے والے حد تک تقریباً ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ جن میں وزراء، سیاست دان، قانون دان، ڈاکٹر، سائنسدان (ڈاکٹر عبد السلام نوبل انعام یافتہ بھی) اور ماہرین اقتصادیات وغیرہ ہیں۔

اسلام ضیاء اور اس کے جتھے جیسے چند افراد monapoly کی جاگیر نہیں ہے۔ احمدیوں کو ہدفِ ملامت بنانے کی مساعی کے باوجود احمدیہ جماعت امن سے اور سرگرمی سے اسلام کے لئے وقف ہے۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتی ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر الرسل اور خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی تعلیمات پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور عقائد اسلام کی پیروی لفظاً و معناً کرتے ہیں۔

معذرت

گزشتہ دنوں پنجاب میں کرفیو نافذ رہنے کی وجہ سے صرف ذرائع نقل و حمل مسدود رہے بلکہ ڈاک کی آمد و رفت کا سلسلہ بھی معطل رہا جس کی وجہ سے زندگی کا ہر شعبہ بُری طرح متاثر ہوا۔ اس اثناء میں اخباری کاغذ کی نایابی اور بہت سے دوسرے موانع پیش آنے کے باعث بدر کی بروقت اشاعت اور ترسیل میں بھی تعطل واقع ہوا۔ اور ہمیں اخبار کی ہفتہ وار اشاعت کی بجائے مسلسل تین اشاعتیں پندرہ پندرہ روزہ نکالنا پڑیں۔ اس ناگزیر صورت حال سے ہمارے قارئین کو یقیناً تشویش اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہوگا جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ حالات رفتہ رفتہ معمول پر آ رہے ہیں۔ ہماری ہر ممکن کوشش ہوگی کہ آئندہ بدر کی اشاعت اور ترسیل معمول کے مطابق ہو انشاء اللہ العزیز۔ (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مجلس انصار اللہ بنگال کا پہلا سالانہ اجتماع اور سالانہ جلسہ

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸/۳/۸۴ کو مجلس انصار اللہ بنگال کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ باجماعت نماز تہجد۔ درس اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اجتماعی ناشتہ تناول کیا گیا۔ بوقت گیارہ بجے دن مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس سے مکرم فیروز الدین صاحب انور کلکتہ۔ مکرم مرتضیٰ علی صاحب بہالہ۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب۔ مکرم مولوی عبد المطلب صاحب۔ مکرم نامدار علی صاحب۔ مکرم قاضی عبد الرشید صاحب۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب۔ خاکسار سلطان احمد ظفر اور محترم صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ اس کے بعد مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کیمیرہ کا سالانہ اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار سلطان احمد ظفر نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ لجنہ کی ممبرات نے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ سے یہ انعام حاصل کئے۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد امان اللہ صاحب۔ مکرم مولوی محمد یونس صاحب۔ مکرم ناصر احمد صاحب معلمین وقف جدید۔ مکرم نامدار علی صاحب۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد وی ڈی او کے ذریعہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کی فلم دکھائی گئی۔ سالانہ اجتماع اور جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۴/۳/۸۴ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ذیلی تنظیموں کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے مورخہ ۱۷/۳/۸۴ کو وی ڈی او کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ افریقہ، افتتاح مسجد اسپین اور جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کی فلمیں دکھائی گئیں۔ ان پروگراموں میں غیر احمدی احباب نے بھی بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ سالانہ اجتماع اور جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے میں جماعت کیمیرہ کے علاوہ جماعت کلکتہ نے بھی کئی رنگ میں تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

مجلس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کا چوتھا سالانہ اجتماع اور جلسہ سالانہ

مکرم سید مشاہد احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سونگھڑہ و مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سونگھڑہ کی طرف سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق سونگھڑہ میں مجلس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کا چوتھا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۴ و ۱۵ اپریل ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے بھی شرکت فرمائی۔ مورخہ ۱۴/۴/۸۴ کو باجماعت نماز تہجد۔ درس قرآن مجید۔ نماز فجر اور اجتماعی تلاوت قرآن مجید کے بعد ناشتہ دیا گیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقدہ افتتاحی اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے پیغامات سنائے گئے۔ اس کے بعد مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب ناظم اعلیٰ اڑیسہ۔ مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب۔ مکرم سید مذکر الدین احمد صاحب۔ مکرم سید مسعود احمد صاحب۔ مکرم ایجاب الحق خان صاحب۔ اور صدر مجلس نے خطاب کیا۔ اسی روز دوسرا اجلاس مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان نزیل سونگھڑہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم جمعہ خان صاحب بنگال۔ مکرم قیمین خانصاحب کیرنگ۔ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب۔ مکرم فضل الرحمٰن خانصاحب نے تقاریر کیں۔ دوسرے روز مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اختتامی اجلاس مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس سے مکرم سید غلام ابراہیم صاحب۔ مکرم سید منظور احمد صاحب۔ مکرم سید عبد السلام صاحب۔ مکرم عطاء الرحمٰن خانصاحب۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ اور صدر مجلس نے خطاب کیا۔ مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ محترم صدر مجلس نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس میں انعامات تقسیم فرمائے۔ الحمد للہ کہ اجتماع میں شرکت کی غرض سے صوبائی مجالس کے علاوہ موسیٰ بنی مائنز سے بھی نمائندے تشریف لائے تھے۔ بعض دوست سائیکلوں پر بھی آئے تھے۔

سونگھڑہ میں جلسہ سالانہ کے اجلاس مورخہ ۱۴ و ۱۵ اپریل رات کے وقت ہوئے۔ پہلے روز مکرم سید عبد الغفور صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس سے مکرم سیف الدین صاحب۔ مکرم مولوی سید غلام احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے خطاب کیا۔ دوسرے روز کے اجلاس کی صدارت مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان نے کی۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے خطاب کیا۔ غیر احمدی احباب پر ان اجلاسات کا اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سعید فطرت والوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا کرے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

مکرمہ زاہدہ فرحت صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۱/۵/۸۴ کو کیرنگ میں لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں کرڈاپلی۔ پینکال۔ ارکھ پٹنہ۔ چودوار۔ نرگاؤں۔ مانیکاگوڈا۔ نیاگڑھ۔ بھوبنیشور۔ کٹک۔ بھدرک۔ کیندراپاڑا۔ اور راؤڑکیلہ سے لجنات شامل ہوئیں۔

مورخہ ۱۰/۵/۸۴ کی شام ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ اور اجتماع کے روز لجنہ نے نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی۔ شام چار بجے مکرمہ شبیر بی باسط صاحبہ کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں مکرمہ بیت القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدہٗ صدر لجنہ کیرنگ اور صدر صاحبہ جلسہ نے حاضرات سے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب منعقدہ اجلاس کی صدارت مکرمہ زیب النساء صاحبہ نے کی۔ علمی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ ججز کے فرائض مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ۔ مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب بھدرک۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب اور مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغین سلسلہ نے سرانجام دیئے۔ آخر میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے خطاب کیا۔ اجتماع میں بھرپور تعاون کرنے والی بہنوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

نمایاں کامیابی

(۱): — الحمد للہ کہ عزیز جمیل احمد ناصر ابن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے ہماچل پردیش یونیورسٹی شملہ سے B.Ed. کا فائنل امتحان یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے پاس کیا ہے۔ اس سے پہلے B.A. کے امتحان میں بھی عزیز موصوف نے اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ اب موصوف M.Ed. کر رہے ہیں۔ آئندہ نمایاں کامیابی، روشن مستقبل اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۲): — عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم انیس جے عبد الصمد صاحب شموگہ اس سال S.S.L.C. کے سالانہ امتحان میں ۴۲۷ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور انہیں دینی دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

درخواست ہائے دُعا

○ — مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب بھدرک اور اُن کی اہلیہ محترمہ شمیم قمر صاحبہ اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور رضائے الٰہی کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے ○ — مکرم محمد اقبال صاحب سرینگر اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ ○ — مکرم محمد حبیب صاحب گوملا۔ رانچی پندرہ روپے مختلف مدات میں ارسال کر کے اپنی بڑی امی محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی اولاد کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — محترمہ قدسیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مزمل احمد خان صاحب بوکارو (بہار) اپنے والدین، خسر محترم، شوہر، بہن بھائیوں اور بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ — مکرم شیخ رمضان مہاپاترا صاحب کیرنگ بتیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے نئے کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے۔ ○ — مکرم بشیر الدین صاحب کارکن فضل عمر پریس قادیان اپنے بہنوئی مکرم ابرار احمد صاحب مقیم جرمنی اور والدہ محترمہ کی کامل صحت و شفایابی اور چھوٹے بہنوئی مکرم ریاض الدین صاحب کلکتہ کے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے۔ ○ — مکرم بشارت احمد صاحب حیدر قادیان اپنی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور بھائیوں کے کاروبار میں برکت و ترقی، پریشانیوں کے ازالہ نیز بہن کے بی اے فرسٹ ایئر میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت سیّدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی اندوہناک وفات پر

قراردادہائے تعزیت

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ قادیان زیر ریزولیوشن ع ۱۹۹ مورخہ ۲۵-۶-۸۴

رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ ربوہ میں ۱۵ رجون ۱۹۸۴ء کی رات کو نو بج کر پانچ منٹ پر اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھار گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ صحابی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے عزیز بھی تھے کہ حضور کی زوجہ اوّل کی اولاد میں سے حضور کی حینِ حیات صرف انہی کو بیعت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ بعد تقسیم ملک آپ ناظر اعلیٰ کے منصب پر فائز ہوئے اور خلافت ثالثہ کا انتخاب آپ کی ہی صدارت میں عمل میں آیا تھا۔

حضرت مرحومہ کے والد ماجد حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ حضرت ام المؤمنینؓ کے نہ صرف چھوٹے بھائی تھے بلکہ میر صاحب نے آپ کا دودھ پیا تھا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رضائی فرزند بھی تھے۔ اور اکمل عالم دین اور بہترین ناظر ضیافت۔ افسر جلسہ سالانہ۔ اور اعلیٰ منتظم تھے۔ کافی عرصہ تک پروفیسر جامعہ احمدیہ اور بعد ازاں ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مشورہ سے مرحومہ سے حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کا رشتہ ازدواج ہوا تھا۔ حضرت ممدوحہ اپنے والدین کی تربیت کی وجہ سے جلسہ سالانہ خواتین میں مفید کام انجام دیتی تھیں۔ اور دین کا علم رکھنے والی تھیں۔ غریب پرور اور ہمدرد خاتون تھیں۔ ربوہ جانے والی قادیان کی خواتین اور بچوں سے آپ کا مشفقانہ سلوک تھا۔ اُن کے حالات دریافت فرماتیں۔ اور اُن کی دلداری فرماتی تھیں۔ چونکہ آپ کے خاوند اور بھائی (مرحوم) محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان رہے اور اب آپ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اس عہدہ پر فائز ہیں۔ درویشان قادیان اور احمدیان بھارت کی طرف سے اس صدمہ جانکاہ پر تعزیت کی جاتی ہے۔ ان گہرے تعلقات کی وجہ سے ان سب کے لئے بھی یہ صدمہ بھاری ہے۔ اور ہم سب دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ درجات رفیعہ سے نوازے اور آپ کی اولاد اور بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

بیٹھ ہو کر فیصلہ ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ کو مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی رپورٹ سے اتفاق ہے۔ اس کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجی جائیں جو اس موقعہ پر ربوہ میں تشریف نہ رکھتے تھے بلکہ بیرون ملک تھے۔ اور مرحومہ کے برادران اور اولاد اور اقارب اور مرحومہ کی عمزاد ہمشیرہ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے خاندان اور اخبار بدر و رسالہ مشکوٰۃ قادیان کو بھجوائی جائیں۔

قرار داد تعزیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

مورخہ ۲۴ کو ربوہ سے قادیان آنے والے مہمانوں کے ذریعہ یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مورخہ ۱۵ رجون کی رات نو بجکر پانچ منٹ پر حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی صاحبزادی اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے ہی آپ کا یہ رشتہ طے پایا تھا۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت عزیز تھے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ ناظر اعلیٰ کے اہم عہدہ پر فائز رہے۔ ناظر خدمت درویشان کی حیثیت سے بھی آپ درویشان کرام سے حسنِ سلوک اور ان کی دلجوئی فرماتے رہے۔

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بہترین تربیت ہونے کے باعث ساری عمر خدمت سلسلہ بجا لاتی رہیں۔ جلسہ سالانہ پر جانے والی خواتین سے نہایت حُسنِ سلوک سے پیش آتیں اور ان کے حالات دریافت فرماتیں۔ پہلے آپ کے خاوند پھر آپ کے بھائی محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم اور اب آپ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بطور ناظر خدمت درویشان اہم خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس عظیم سانحہ پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور دیگر لواحقین و افراد خاندان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد اور جملہ افرادِ خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

بیٹھ ہو کر فیصلہ ہوا کہ اس ریزولیشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مرحومہ کے برادران آپ کی اولاد اور عمزاد ہمشیرہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نیز اخبار بدر اور رسالہ مشکوٰۃ کو بھجوائی جائیں۔

قرار دادِ تعزیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

ربوہ سے آنے والے افراد سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ ربوہ میں ۱۵ رجون ۱۹۸۴ء کی رات کو نو بجکر پانچ منٹ پر بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی وفات کی اطلاع قادیان میں دیر سے موصول ہوئی ہے۔ ان کی وفات سے سب درویشان و احباب جماعت قادیان کو بہت صدمہ ہوا ہے۔ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے اور حضور کو بہت عزیز تھے۔ صاحبزادہ صاحب ناظر اعلیٰ کے منصب پر بھی فائز رہے اور ناظر خدمت درویشان کی خدمات بھی سرانجام دیں۔

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی بیٹی اور حضرت ام المؤمنینؓ کی بھتیجی تھیں۔ حضرت ممدوحہ اپنے بزرگ والدین کی بہتر تربیت کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں کو احسن طور پر سرانجام دینے کی قابلیت کی مالک تھیں۔ جلسہ سالانہ خواتین میں بڑی ذمہ داری سے خدمات انجام دیتی تھیں۔ دینی معلومات رکھتی تھیں۔ غریب پرور تھیں۔ خواتین سے خوش اخلاقی سے ملتی اور سب کی دلجوئی کا خیال رکھتی تھیں۔ قادیان سے خواتین اور بچے جو ربوہ جاتے تھے ان سے مشفقانہ سلوک کرتیں ان کی دلداری فرماتیں اور بڑی محبت سے توجہ سے ان کے حالات سنتی تھیں۔ ان کے بھائی محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان بھی بڑے اوصاف کے مالک تھے۔ حضرت ممدوحہ کے فرزند صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے ناظر خدمتِ درویشان کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اور بڑی ذمہ داری سے خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں درویشان قادیان کی طرف سے اس صدمہ جانکاہ پر تعزیت کی جاتی ہے۔ گہرے تعلقات کی وجہ سے ہم سب کے لئے بھی یہ صدمہ بہت بھاری ہے۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند درجہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد اور جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور ممدوحہ کو اپنے بزرگ والدین کی فضیلتوں کا وارث بنائے۔ آمین

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی رپورٹ سے اتفاق ہے۔ اس کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے برادران اور اولاد اور اخبار بدر و رسالہ مشکوٰۃ کو بھجوا دی جائیں۔

قرار دادِ تعزیت لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۲۳ رجون پاکستان سے آنے والے افراد کی معرفت یہ اندوہناک اطلاع ملی کہ حضرت سیدہ آپا نصیرہ بیگم صاحبہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۵ رجون کو وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا ... اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی بہو اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی رفیق حیات تھیں۔ درویشوں سے آپ کا تعلق تین واسطوں سے رہا ہے اوّل حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو ناظر خدمتِ درویشان تھے آپ اُن کی رفیق حیات تھیں پھر محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان مقرر ہوئے تو وہ آپ کے برادر اصغر تھے۔ اور موجودہ ناظر خدمتِ درویشان حضرت مرزا خورشید احمد صاحب آپ کے فرزند ہیں۔ آپا نصیرہ بیگم صاحبہ کے دل میں قادیان کی مستورات سے بڑی محبت تھی۔ چنانچہ جب بھی کبھی پاکستان جانے پر آپ سے ملاقات کا موقع ملتا تو آپ ہر ایک کے بارے میں بڑی وضاحت سے خیریت دریافت فرماتیں۔ آپ نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین میں ہی گذاری۔

چنانچہ ۱۹۵۹ء میں آپ نے لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری خدمت خلق کا عہدہ

سنبھالا اور اپنے اس فرض کو عرصہ دراز تک نہایت احسن رنگ میں انجام دیتی رہیں۔ اسی طرح تربیت و اصلاح کا کام بھی بطور سیکرٹری کافی عرصہ کیا۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قیام گاہ کی ذمہ داری کئی سال تک آپ کے سپرد رہی۔ آپ میں انتظامیہ صلاحیت بہت تھی اسی وجہ سے قیام گاہ کا کام بہت عرصہ آپ کے سپرد رہا۔

ان مصروفیات کے علاوہ آپ نے کئی بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی۔ آپ خدا تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ سے پیار کرنے والی تھیں۔ بڑی شفیق۔ ہمدرد۔ رحم دل۔ اور غمگسار ماں تھیں۔ ہر ایک کے ساتھ ایسا سلوک کرنا کہ اُس نے سمجھا کہ سب سے زیادہ تعلق میرے ساتھ ہی ہے۔ مہمان نواز۔ راز دار بھی غرضیکہ بہت ہی پیاری ہستی تھیں۔ اب اُن کی یاد ہے جو ہمارے دلوں میں ہر وقت موجود رہے گی۔ خدا تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند سے بلند کرے اور آپ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ ملے۔ آمین۔ اے اللہ تو ہماری محسن روحانی بہن پر ہزاروں ہزار برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔ اور ہم سب قادیان کی درویش بہنوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد اور آپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیوں کو صبر جمیل عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

قرار داد تعزیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مورخہ ۲۴ر جون کو ربوہ سے آنے والے افراد کے ذریعہ یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ مکرمہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مورخہ ۱۵ر جون کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ جنہوں نے حضرت اماں جان (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کا دودھ بھی پیا ہوا تھا۔ کی سب سے بڑی صاحبزادی۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی بہو اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی شریک حیات تھیں۔

آپ کے والد ماجد کی دینی خدمات سے تمام جماعت واقف ہے۔ آپ بہت بڑے عالم تھے عرصہ تک ناظر ضیافت۔ افسر جلسہ سالانہ۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ اور ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کے بھائی محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں تھے۔ اور موجودہ ناظر صاحب خدمتِ درویشاں بھی آپ کے ہی فرزند ہیں۔

پارٹیشن کے بعد آپ کی والدہ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ میر محمد اسحاق صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) ناظمہ قیام گاہ جلسہ سالانہ رہیں اور ان کی وفات کے بعد سے آپ اپنی وفات سے چند سال قبل تک ناظمہ قیام گاہ جلسہ سالانہ رہیں۔ اور تمام عورتوں کی قیام گاہوں میں قیام و طعام کا سارا انتظام نہایت عمدگی سے کرتی رہیں۔ یہ انتظامی قابلیت آپ کے والدین کی تربیت کا نتیجہ تھی۔

آپ کو لجنہ کے تربیتی کاموں کا بہت شوق تھا۔ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۲ء لجنہ مرکزیہ کی جنرل سیکرٹری کا کام کیا۔ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۲ء لجنہ مرکزیہ کی سیکرٹری خدمت خلق رہیں۔ ۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۰ء لجنہ مرکزیہ کی نائب صدر رہیں۔ اور ۱۹۶۶ء میں تربیت کا کام سنبھالا۔

دین کا بہت علم رکھنے والی تھیں۔ جماعت کے ساتھ بے حد محبت رکھتیں۔ غرباء سے ... رحم دلی اور مہمان نوازی آپ کے اوصاف حمیدہ تھے۔ قادیان سے جانے والی خواتین کے ساتھ خاص طور سے سلوک فرماتیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ پر اپنی ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا چلا جائے۔ اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین نیز آپ کی اولاد اور بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

میٹنگ کر فیصلہ ہوا کہ اس ریزولیوشن کی نقول

(۱):۔ مکرم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

(۲):۔ مکرم حضرت مرزا خورشید احمد صاحب (۳):۔ مکرم حضرت مرزا غلام احمد صاحب۔

(۴):۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب۔ (۵):۔ مکرم میر محمود احمد صاحب

(۶):۔ مکرمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ بیگم مکرم سید احمد صاحب ناصر

(۷):۔ مکرمہ دردانہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم فاروق احمد صاحب

(۸):۔ مکرمہ فرزانہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم مرزا ادریس احمد صاحب

(۹):۔ مکرمہ نزہت بیگم صاحبہ بیگم مکرم مرزا فرید احمد صاحب

(۱۰):۔ اخبار بدر قادیان۔ (۱۱) رسالہ مشکوٰۃ قادیان کو بھجوائی جائیں۔

والسلام

خاکسار۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈپٹی محمد ایوب صاحب مرحوم بھاگلپوری کی وفات

افسوس مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈپٹی محمد ایوب صاحب مرحوم بھاگلپور بعارضہ دمہ قریباً بارہ روز دہلی کے ہسپتال میں زیر علاج رہ کر بعمر ستّر سال مورخہ ۲۵ر ۵ر ۸۴ کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دوسرے روز مرحومہ کے بیٹے مکرم مصطفیٰ ایوب صاحب و اسلم ایوب صاحب اور بیٹی مکرمہ آصفہ فاروق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب بر منگھم مرحومہ کا جنازہ لے کر بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے قادیان پہنچے۔ اُسی روز یعنی مورخہ ۲۶ر ۵ر ۸۴ کو بعد نماز عصر پونے سات بجے احاطہ لنگر خانہ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مرحومہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دُعا کرائی۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تقویٰ شعار اور پرہیزگار احمدی خاتون تھیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین (ادارہ)

محترمہ منصورہ خاتون صاحبہ

اہلیہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب درویش مرحوم وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲ر وفا (جولائی) ـــ افسوس! آج صبح قریباً پونے گیارہ بجے مکرم گیانی بشیر احمد صاحب درویش مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی اہلیہ محترمہ منصورہ خاتون صاحبہ بعمر قریباً ۵۹ سال وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ مکرم قریشی محمد یونس صاحب مرحوم آف بریلی (یو۔پی) کی دوسری بیٹی اور محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مرحوم سابق امیر جماعت و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی شادی مکرم گیانی بشیر احمد صاحب درویش مرحوم کے ساتھ اغلباً ۱۹۶۳ء میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد سے اب تک کا ۲۱ سالہ طویل عرصہ آپ نے انتہائی صبر و استقلال کے ساتھ قادیان میں گذارا۔ زندگی کے آخری پانچ سال اپنی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مرحوم کے پاس رہیں۔ بلڈ پریشر کی پرانی مریضہ تھیں اسی کے ساتھ شوگر کی تکلیف بھی لاحق ہوگئی۔ جو ہر ممکن علاج و معالجہ کے باوجود بڑھتی چلی گئیں تا آنکہ آپ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

اسی روز بعد نماز عصر ٹھیک چھ بجے شام لنگر خانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحن میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی ازاں بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی اجتماعی دُعا بھی کروائی۔

درخواست ہائے دُعا

★ـــ مکرم عزیز احمد صاحب پرنسپل سمڈیگا کالج سمڈیگا (simdega) ضلع گوملہ بہار ایک عرصہ سے دل کے مریض ہیں۔ اب وہ ۱۷ر ۶ر ۸۴ کو اپنے علاج کے سلسلہ میں امریکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں موصوف کی کامل و عاجل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت سے انہیں واپس لائے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

★ـــ مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی کے بڑے بیٹے عزیز مصطفیٰ احمد سلمہ کو ریلوے میں ڈیوٹی کے دوران شدید چوٹیں آئی ہیں۔ عزیز موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ـــ مکرم شمیم احمد صاحب اونہ گام (کشمیر) B.V.Sc. & A.H. کے انٹرویو میں نمایاں کامیابی اور حصول ملازمت کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

(۱) :- افسوس محترم سیٹھ نثار احمد صاحب ابن مکرم مرحوم سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت یادگیر مورخہ ۶/۷/۸۴ کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ غریبوں کے ہمدرد۔ اپنوں اور غیروں سے بلا امتیاز ہمدردانہ سلوک کرنے والے ۔ سلسلہ احمدیہ کا درد رکھنے والے خدا دوست مخلص اور فدائی احمدی تھے ۔ آپ نے ایک عرصہ تک جماعت میں سیکرٹری ضیافت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دینے کی سعادت پائی ۔ مدت تک رمضان المبارک کے ایام میں رات ایک بجے تک سحری کا کھانا پکوانے کے لئے جاگتے اور اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرانے کے بعد گھر جاتے ۔ سلسلہ کے لئے مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہتے ۔ مرکز کی ہر مالی تحریک پر فراخدلی سے لبیک کہتے ۔ آپ نے اپنے پیچھے وسیع خاندان سوگوار چھوڑا ہے ۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد خاندان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے ۔ خصوصاً مرحوم کی اہلیہ اور پانچ بچے قارئین کی دعاؤں کے بے حد محتاج ہیں ۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے انہیں یادگیر میں امانتاً دفن کیا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ آمین

آپ کے جنازہ میں مسلم اور غیر مسلم کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۔ نماز جنازہ محترم امیر صاحب جماعت یادگیر نے پڑھائی ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا ۔۔۔ اے دل تو اُسی پر جاں فدا کر

خاکسار ۔ عبدالمومن راشد مبلغ یادگیر

(۲) :- افسوس ! خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ جمیلہ قربان صاحبہ اہلیہ محترم سید قربان حسین شاہ صاحب مورخہ ۱۳ رجون بوقت صبح سوا دس بجے بعمر قریباً ۴۵ سال وفات پاگئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

اسی روز مرحومہ کی نماز جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ نے بعد نماز عشاء بیت المبارک میں پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی بعد تدفین مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کرائی ۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں صابر و شاکر ہمیشہ مسکراتا چہرہ ہر ایک کی خیر خواہ دوسروں کے دکھ میں برابر کی شریک ، بانیٔ سلسلہ ، خلفائے سلسلہ کی عاشق سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی سلسلہ کی ہر مالی تحریک میں نمایاں حصہ لینے والی اور دوسروں کو بھی تحریک کرنے والی بعد از ریٹائرمنٹ برادرم محترم کو بھی وقف کی تحریک کی اور خود بھی اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کی جو قبول ہو گئی ۔

قارئین بدر سے مرحومہ بہن کی بلندیٔ درجات ، مغفرت نیز جملہ اقرباء اور پسماندگان کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار ۔ میر مبشر احمد طاہر آف پسرور دارالعلوم غربی ربوہ

(۳) :- نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم عبدالحمید خان صاحب مقیم مانیکا گوڈا (اڑیسہ) ۱۶ رمئی کی شام چھ بج کر چالیس منٹ پر بعمر ۸۹ سال وفات پاکر اپنے محبوب حقیقی سے جاملے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم نہایت مخلص ، خلیق ، ہمدرد بے ضرر اور بے نفس انسان اور انتہائی شریف الطبع اور نیک دل احمدی تھے ۔ آپ کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی ۔ آپ ایک مخلص اور قربانی کرنے والے احمدی تھے ۔ احباب جماعت سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین) ۔ اعانت بدر میں مبلغ ۲۰ روپیہ ادا کئے جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ آمین ۔

خاکسار ۔ ڈاکٹر عبدالرشید خان صاحب مانیکا گوڈا (اڑیسہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا بھتیجا عزیزم ایاز احمد ابن مکرم ہادم احمد صاحب کیرنگ سات ماہ اور کچھ روز کی علالت کے بعد مورخہ ۶/۷/۸۴ کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملا ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین اور تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے ۔ آمین ۔ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ آمین

خاکسار شیخ محمود احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

مضافات قادیان میں توسیع تبلیغ کیلئے مالی تعاون کی اپیل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی فرمان کے مطابق مضافات قادیان میں بسے ہوئے مسلمانوں میں مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کی مہم امارت مقامی قادیان کی زیر نگرانی گذشتہ سال میں شروع کی گئی تھی ۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے تعاون سے ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت تبلیغی و تربیتی مساعی شروع کی گئیں احباب جماعت قادیان کے مخلص انصار و خدام نے اس میں دلی ذوق و شوق سے حصہ لیا اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں جاکر کام شروع کیا ۔ شروع میں یہ حلقہ سولہ کلومیٹر کے ریڈیس میں تھا مگر جیسے جیسے کام تیز تر ہوتا گیا ہماری تبلیغی مساعی کا حلقہ بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا اور اب تو یہ حلقہ پچاس ساٹھ کلومیٹر کے ریڈیس تک ممتد ہو چکا ہے ۔

احباب کو بخوبی علم ہے کہ ایسے کاموں کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ لوکل انجمن نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مالی تعاون حاصل کیا اور مقامی افراد نے بھی لوکل فنڈ میں حصہ لیا اور یہ کام چلتا رہا ۔ خدائے رب کریم نے خاص فضل فرمایا اور حضور کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے جلسہ سالانہ تک پانصد سے زائد بیعتیں ہوئی الحمد للہ ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب نو احمدی احباب کو استقامت عطا فرمائے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ماہ دسمبر ۸۳ء تک کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش ہونے پر کام کی وسعت اور مقامی جماعت کے محدود مالی وسائل کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کی تمام احمدیہ جماعتوں کے افراد کو اس کار خیر میں حصہ لینے کا اور اس ثواب میں شامل ہونے کی تحریک ان الفاظ میں فرمائی ہے ۔

”فنڈ مہیا کریں ، ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کریں کہ اللہ اس قدر فضل فرما رہا ہے وہ بھی ہو سکتا کہ شہیدوں میں داخل ہوں اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم آسمانی تحریک میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں مجھے امید ہے کہ تمام ہندوستان سے اس غرض سے بآسانی ایک لاکھ روپیہ یا زائد وصول ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے ۔“

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸/۵/۸۴ کو لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے قادیان کے مضافات میں تبلیغ کا ذکر نہایت اچھے انداز میں فرمایا ۔ کہ جماعت قادیان کوشش کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو بار آور کر رہا ہے ۔ اور پھل لگ رہے ہیں ۔

اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان کو امارت مقامی قادیان کی طرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں ۔ دفتر محاسب میں ”مقامی تبلیغ“ کے نام سے ایک امانت کھول دی گئی ہے ۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے فرمان کے مطابق ہو سکتا کہ شہیدوں میں شامل ہونے کے اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے دل کھول کر اس کار خیر میں حصہ لیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں اپنے فضل سے بہت برکت عطا فرمائے اور آپ کے ایمان و اخلاص میں ترقی عطا فرمائے ۔ آمین

والسلام

خاکسار ۔ مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۸۴ء کو مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ڈوگا نے عزیزم مکرم منظور احمد صاحب بٹ ابن مکرم خواجہ علی محمد صاحب بٹ ساکن شورت کا نکاح عزیزہ راجہ اختر صاحبہ بنت مکرم خواجہ ولی محمد صاحب بٹ ساکن آرونی کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے (۶۰۰۰/-) حق مہر پر پڑھا مجلس نکاح میں غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے ۔ مکرم مولوی صاحب نے موقع کی مناسبت سے خطبہ دیا ۔ جس کا اچھا اثر رہا ۔ قارئین کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

مکرم خواجہ محمد خلیل صاحب بٹ نے اس خوشی میں مختلف مدات میں مبلغ تیس ۳۰ روپے ادا کئے ہیں ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

خاکسار ۔ عبدالحمید ٹاک
صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ کشمیر

اعلانات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی و تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کیلئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔
اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ اُمیدوار

★ ـــ میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
★ ـــ سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔
★ ـــ قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
★ ـــ اُردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کیلئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو اُمیدوار کی تعلیمی، دینی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ اُمیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۴ء کے آخر تک نظارتِ تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے حفاظ کی ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ وقفہ کے بعد اب پھر مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہی مدرسۃ الحفظ جاری کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسۃ الحفظ میں داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ

★ ـــ بچہ ہونہار اور ذہین ہو۔
★ ـــ عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔
★ ـــ قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

منتخب شدہ طالب علم کو دیگر مراعات کے علاوہ مبلغ /۱۳۳ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔

مدرسۃ الحفظ میں پڑھائی انشاء اللہ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ خواہشمند احباب جلد توجہ فرمائیں اور نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں۔ پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے آخر جولائی ۱۹۸۴ء تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بُلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسۃ الحفظ میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح

بدر پرچہ ۳۱ ہش ۵/۸۴ صفحہ ۱ کالم ۲ پر مکرم ملک محمد اقبال صاحب ساکن محمد رواہ کی بچی کی تاریخ پیدائش یکم رمئی ۱۹۸۴ء کی بجائے سہو کتابت سے یکم راپریل ۱۹۸۴ء درج ہو گئی ہے۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے قارئین اس کی درستی فرمالیں ـــ (ادارہ)

بدر کی اعانت آپ کا قومی فرض ہے! (مینیجر بدر)

وظائف امداد کتب تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ (مشروط بہ آمد) میں ایک مد "وظائف امداد کتب تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:ـــ ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امانت "امداد کتب تعلیمی" میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفتہ اطفال

مرکزی پروگرام کے مطابق امسال ہفتہ اطفال ۱۶ ر تا ۲۲ ر جولائی منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ تمام مجالس سے درخواست ہے کہ ہفتہ اطفال کے دوران علمی و ورزشی پروگرام مرتب کر کے مرکز میں رپورٹ ارسال فرمائیں۔

★ ـــ جن مجالس نے تاحال فارم تجنید اطفال اور تشخیص بجٹ اطفال پُر کر کے نہیں بھجوائے وہ اس طرف فوری دھیان دیں۔

★ ـــ اسی طرح ہر ماہ مطبوعہ فارم نمبر ۱ رپورٹ کارگذاری ارسال کرنے کا بھی اہتمام کریں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

دینی امتحان مجلس اطفال الاحمدیہ

ہر سال اجتماع سے قبل مرکزی انتظام کے تحت اطفال کا دینی امتحان لیا جاتا ہے۔ ستارہ اطفال کا امتحان ہر مجلس زبانی طور پر لیتی ہے۔ ہلال اطفال، قمر اطفال اور بدر اطفال کے امتحانی پرچہ جات مرکز سے ارسال کئے جاتے ہیں۔ مجالس سے درخواست ہے کہ مطلوبہ پرچہ جات سے ہفتہ عشرہ کے اندر اطلاع دیں۔

نصاب:ـــ ستارہ اطفال کے لئے "کامیابی کی راہیں" حصہ اوّل۔ ہلال اطفال کے لئے "کامیابی کی راہیں" حصہ دوم۔ قمر اطفال کے لئے "کامیابی کی راہیں" حصہ سوم۔ بدر اطفال کے لئے "کامیابی کی راہیں" حصہ چہارم۔

● ـــ اگر آپ کے پاس کتب نہ ہوں تو فوری طور پر اطلاع دیں۔

سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شکریہ احباب و درخواست دُعا

(۱):ـــ خاکسار کے والد محترم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری قادیان کی وفات پر دور و نزدیک سے بہت سے عزیزوں اور بھائیوں کے ہمدردانہ خطوط موصول ہوئے ہیں۔ فرداً فرداً ان سب کو جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں۔ لہذا میں بذریعہ اعلان ہذا ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(۲):ـــ خاکسار کی اہلیہ ایک ماہ سے شدید درد معدہ میں مبتلا ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار مظفر احمد اقبال قادیان

درخواست دُعا:ـــ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری اپنے مقدمہ بحالی ملازمت میں کامیابی نیز مشکلات کی دُوری کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی اوون مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE

RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER

(AND)

ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT :-

KASHMIR JEWELLERS

OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN - 143516.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگولین۔ کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براے:- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹرکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲- تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA.
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے (آٹو ونگس) کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۵ اَپر پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے (الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام) }

پیش کردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز- مدینہ میدان روڈ- بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - **اُوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس -

---

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4436.

حیدرآباد میں　　فون نمبر :- ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر :- ۴۲۹۱۶　　ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون اسپینیوس - ہارن ہونس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۴۴/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

پیش کرتے ہیں :-

CALCUTTA - 15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!